



شکستہ حضرت خواجہ نرباک امام احمد رضا

عفتی غائبین قادری درزی رضا



جماعتِ ارضائے مصطفیٰ
درزی محلہ ڈورنڈا اراچی (مجاہد)

عظائے رسول، سلطان الہند، خواجہ خواجگان، غریب نواز سیدنا
حضرت معین الدین حسن بخاری جمیری قدس سرہ العزیز کے فضائل و
کمالات، کشف و کرامات اور فیوض و برکات سے روشناس ہونے
کیلئے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کی زبان
فیض ترجمان سے صادر ہوئے کلمات اور ان کی دربار خولجہ میں
حاضری کو اس تحقیقی مقالے میں ملاحظہ کیجئے۔ مستثنیٰ ہے

شہادۂ حضرت خواجہ بزرگان امام احمد رضا مرتب

محمد عابد حسین قادری نوری مصباحی
مدرسہ فیض العلوم دھنکیڈیہ جمشید پور
باہتمام
جماعت رضائے مصطفیٰ درزی محلہ ڈورنڈا، رانچی

جملہ حقوق بحق مرتب محفوظ ہیں

نام کتاب :- ثناء حضرت خواجہ بزبان امام احمد رضا

مرتب :- محمد عابد حسین قادری نوری مصباحی

نظر ثانی :- مولانا نصیر احمد قادری صاحب (استاذ مدرسہ فیض العلوم جمشید پور)

پروف ریڈنگ :- محمد عرفان رضوی، درجہ ثامنہ، مدرسہ فیض العلوم جمشید پور

کمپوزنگ :- محمد شمشیر عالم مصباحی، کولہوری، جمشید پور، Mob, 9973509670

ناشر :- المجمع القادری، مدرسہ فیض العلوم دھکلیڈ ہیہہ جمشید پور 9835553380

باہتمام :- جماعت رضائے مصطفیٰ ڈورنڈا، رانچی، جھارکھنڈ

طباعت :- ۱۴۳۴ھ / ۲۰۱۳ء

صفحات :- ۱۱۲

بدیہ :- ۵۰ روپے

ملنے کے پتے....

(۱) جماعت رضائے مصطفیٰ، درزی محلہ، ڈورنڈا، رانچی (جھارکھنڈ)

(۲) المجمع القادری، مدرسہ فیض العلوم دھکلیڈ ہیہہ جمشید پور۔

(۳) مکتبہ جام نور، ۴۲۲۔ میا محل، جامع مسجد، دہلی

انتساب

راقم السطور اپنی اس کاوش کو ان تمام اولیائے کرام، علمائے عظام اور عامۃ المسلمین کی طرف منسوب کرتا ہے جو غوث اعظم محی الدین سیدنا الشیخ عبد القادر جیلانی، خواجہ خواجگان سرکار غریب نواز سیدنا معین الدین حسن نخری، مجدد اعظم امام احمد رضا محدث بریلوی اور سرکار مفتی اعظم سیدی مصطفیٰ رضا خاں بریلوی قدس سرہم سے محبت کرنے والے، ان سے نسبت خاص رکھنے والے اور ان کے خوب قدرداں ہیں۔

محمد عابد حسین قادری نوری مصباحی

مدرسہ فیض العلوم دھکلیڈ ہیہہ، جمشید پور

۱۷ ربیع الجیلانی ۱۴۳۴ھ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ہدیہ تشکر

اللہ عزوجل اور نبی کریم ﷺ کا شکر ادا کرنے کے بعد ہم اپنے تمام احباب کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں، جن کا اس رسالہ کی نظر ثانی، پروف ریڈنگ اور اس کی اشاعت میں تعاون رہا ہے، خصوصاً درج ذیل حضرات کا۔

(۱) محبت گرامی جناب حافظ جاوید حسین مصباحی، درزی محلہ، ڈورنڈا، رانچی (جھارکھنڈ) مع جمیع اراکین جماعت رضائے مصطفیٰ رانچی۔

(۲) محبت گرامی حضرت مفتی محمد مجیب الرحمن رضوی مصباحی، بنی بستی، راجہ تالاب، رائے پور (چھتیس گڑھ)۔

(۳) جناب الحاج کریم اللہ خاں عرف حاجی نواب خاں، آر، ڈی، اے پلاٹ، بنجے نگر رائے پور (چھتیس گڑھ)۔

اللہ تبارک و تعالیٰ فقیر قادری اور ان سب حضرات کی نیکیاں اپنے حبیب ﷺ کے طفیل قبول فرمائے اور جناب الحاج کریم اللہ خاں کے والد گرامی مرحوم محمد مصطفیٰ خاں اور والدہ مرحومہ خیر النساء کی مغفرت فرما کر جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے آمین۔

تبصرہ عالیہ

از قلم:۔ تاجدار صحافت علامہ مولانا سید محمد حسینی، مدیر ماہنامہ سنی آواز، ناگپور (مہاراشٹر)

حضرت مولانا سید محمد حسینی جماعت اہل سنت کے عظیم عالم دین، مایہ ناز محقق اور کہنہ مشق قلم کار ہیں اور حق یہ ہے کہ مسلک اعلیٰ حضرت کے بے باک ترجمان ہیں، چند روز قبل ان کے پاس محبت گرامی حضرت مفتی مجیب الرحمن رضوی مصباحی صاحب، رائے پور (چھتیس گڑھ) نے راقم الحروف کی کاوش ”ثنائے حضرت خواجہ بزبان امام احمد رضا“ کا تذکرہ فرمایا اور حوصلہ افزائی کے طور پر اس کی بابت کچھ لکھ دینے کو عرض کیا، پھر حضرت سید صاحب سے موبائل پر گفتگو بھی کروائی، حضرت نے صمیم قلب کے ساتھ اس پر تبصرہ لکھنے کی آمادگی ظاہر فرمائی، حسن اتفاق کہ اس کے بعد جمشید پور کے قریب ایک گاؤں سمیدری، چکر دھر پور، ضلع سنگھ بھوم، بحیثیت خطیب ایک جلسہ میں حرمت کیلئے تشریف لائے، اس کی اطلاع حضرت مفتی موصوف نے دی اور ملاقات کا حکم دیا۔ راقم السطور اپنی عدیم الفرستی کے سبب وہاں نہ جا سکا مگر طالب علم حافظ عرفان رضا اور مولانا سعود انور رضوی فیضی، امام دنداشاہی

چکر دھر پور کے توسط سے رسالہ مذکورہ کا مسودہ ارسال کر دیا، الحمد للہ حضرت سید صاحب نے اس کا مطالعہ فرمایا، انہیں یہ کتاب بہت پسند آئی جیسا کہ خوشی کا اظہار فرماتے ہوئے اور مبارکباد دیتے ہوئے موبائل فون کے ذریعہ راقم کو اس کی اطلاع دی، پھر انہوں نے بمبئی وغیرہ کے تبلیغی دورہ پر رہتے ہوئے بھی ایک مختصر جامع تبصرہ قلمبند کر کے میرے نام ارسال فرمایا۔

زیادہ اہم اور قابل ذکر بات یہ ہے کہ راقم السطور نے سالنامہ معارف رضا پاکستان اور حضور برہان ملت جیلو ری علیہ رحمۃ الباری کی کتاب مستطاب ”اکرام امام احمد رضا“ کے حوالے سے حضرت خواجہ غریب نواز قدس سرہ سے امام احمد رضا کے عشق و محبت اور ان کے دربار عالی میں حاضری کے ثبوت پہ کچھ عبارتیں اس کتاب میں نقل کی ہیں، حضرت مولانا سید محمد حسینی قبلہ کی یہ کرم فرمائی کہ ”اکرام امام احمد رضا“ کی عبارت پر نمبر لکھ کر اس کے ذیل میں مذکورہ موضوع سے متعلق حاشیہ تحریر فرمایا، راقم الحروف اسے یہاں درج کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہے، یقیناً ایک آل رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وبارک وسلم کی اس تائیدی عبارت سے اس کتاب میں چار چاند لگ گیا ہے ”اکرام امام احمد رضا“ اور حضرت سید صاحب موصوف کی وہ عبارتیں ملاحظہ ہوں۔

”اعلیٰ حضرت نے بمبئی سے بریلی شریف کا قصد کیا، والد نے جیلپور

تشریف لے جانے کیلئے عرض کیا، فرمایا، ابھی تو اجیر شریف حاضری دیتا ہوا بریلی جاؤں گا، انشاء اللہ پھر کبھی جیلپور آؤں گا“۔ (اکرام امام احمد رضا ص ۸۲۔ ناشر: مجلس علماء مظفر پور۔ مطبوعہ ۱۹۹۰ء)

(حاشیہ: از مولانا سید محمد حسینی صاحب)۔ اعلیٰ حضرت بریلوی کے قیام اجیر مقدس کے دوران جمعہ مبارک پڑا، اعلان عام ہوا کہ مجدد دین و ملت اعلیٰ حضرت بریلوی درگاہ معلیٰ اجیر مقدس میں مسجد شاہجہانی کے اندر قبل جمعہ حضرت خواجہ ہندوستان کی شان ولایت پر بیان فرمائیں گے، اس جمعہ کو کئی گھنٹہ پہلے ہی نمازیوں کی آمد کا سلسلہ شروع ہو گیا، یہاں تک کہ مسجد عظمیٰ پوری بھر گئی، اور آس پاس کی خالی جگہیں بھی بھر گئیں، اعلیٰ حضرت کا حسب اعلان قبل جمعہ خواجہ پاک کی عظمت پر وعظ شروع ہوا، وعظ اتنا بصیرت افروز اور پر مغز تھا کہ حاضرین جھوم جھوم اٹھے۔ انہیں میں شہنشاہ دکن میر عثمان علی صاحب نظام سابع حیدر آباد بھی موجود تھے، وہ اعلیٰ حضرت کا بیان دل آفریں سن کر مچل اٹھے، کافی تاخیر سے جمعہ ہوا، اعلان ہوا کہ باقی بیان بعد نماز عشاء اسی مسجد شاہجہانی میں ہوگا، لوگ خوشی سے جھوم اٹھے، چنانچہ بعد نماز عشاء اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ نے بیان شروع فرمایا، رات کا کافی حصہ گزر گیا، مجمع کے اندر نظام حیدر آباد بھی بیٹھے سنتے رہے، چونکہ نظام حیدر آباد حضرت سیدنا خواجہ پاک کے بہت زیادہ معتقد تھے، عرس مقدس میں شریک ہوتے تھے، اس کے علاوہ سال

میں کئی بار اجیر شریف حاضر ہوتے تھے، انہوں نے اپنی عقیدت کی یادگار درگاہ معلیٰ میں ”نظام گیٹ“ کی صورت میں تعمیر کر کے ظاہر کیا جو آج بھی موجود ہے، نظام حیدر آباد اپنے مرکز عقیدت حضرت خواجہ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سلسلہ میں اعلیٰ حضرت امام بریلوی کے دلائل و براہین سے مزین پر مغز بیان سن کر جھوم اٹھے اور اعلیٰ حضرت کے معتقد ہو گئے، وعظ کے بعد نظام حیدر آباد اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کی قیام گاہ پر حاضر ہوئے، تمام حاضر باش لوگوں میں بلا امتیاز وہ خود بھی بیٹھ گئے، درمیان میں موقع پا کر نظام حیدر آباد نے اعلیٰ حضرت سے التجا کیا کہ حضور! میں آپ سے کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں، اعلیٰ حضرت نے ارشاد فرمایا کہیے، تو نظام حیدر آباد نے عرض کیا کہ حضور! میری مملکت دکن کو اپنے وجود بافیض سے رونق بخشیے، میں آپ کی خدمت میں مملکت کے صدر الصدور کا عہدہ جلیلہ پیش کرنا چاہتا ہوں، اعلیٰ حضرت قدس سرہ بالکل مظہر امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے، آپ کے اتباع میں فرمایا کہ میں اس کا اہل نہیں ہوں، نظام سکتے میں رہ گئے، پھر تھوڑی دیر کے بعد یہی عرض کیا، اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے پھر یہی جواب دیا، اسی طرح تین مرتبہ کہا، اعلیٰ حضرت نے یہی جواب دیا، شاہوں کا مزاج پل پل میں بدلتا رہتا ہے، کبھی وہ سلام پر رنجیدہ ہوتے ہیں، اور کبھی گالی پر انعام دیتے ہیں، اسی شاہانہ مزاج سے متاثر ہو کر نظام حیدر آباد بھی متاثر ہو گئے، آخر کار وہ اعلیٰ حضرت کے دشمن ہو گئے، میں نے تین مرتبہ ان سے عرض کیا، لیکن انہوں نے میری عرض قبول نہیں کی، یہی

دشمنی لیکر جب وہ واپس حیدر آباد پہنچے تو انہوں نے اعلیٰ حضرت پر ظلم و ستم کی انتہا کر دی۔ اس کی بھی بڑی دردناک داستان ہے، پھر نظام نے بدایوں کا رخ کیا وہاں سے مولانا عبدالقدیر بدایونی کو بلوایا، انہیں صدر الصدور حیدر آباد کا عہدہ تفویض کیا، اس کے بعد کے حالات جو اعلیٰ حضرت پر گزرے ہیں، اس کی تفصیل کا ایک مستقل باب ہے، یہاں اس کے ذکر کی گنجائش نہیں۔ اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرہ نے اپنے قیام اجیر مقدس کے درمیان جن حضرات کو خلافت سے سرفراز فرمایا یا مرید کیا، ان کو سلسلہ چشتیہ میں کیا، ان کی اولاد کے افراد آج بھی موجود ہیں۔

کچھ کتاب اور مؤلف کتاب کے بارے میں : میں گزشتہ ماہ چکر دھر پور ضلع سنگھ بھوم (جھارکھنڈ) پر وگرام میں گیا ہوا تھا، حضرت علامہ مولانا مفتی عابد حسین صاحب قادری نوری مدظلہ العالی سے فون پر گفتگو ہوئی، آپ نے بتایا کہ وہ ”ثناء حضرت خواجہ بزبان حضرت امام احمد رضا“ نامی تازہ تالیف میں مصروف ہیں سن کر بڑی مسرت ہوئی، اور اسی رات جلسے میں آپ نے ایک صاحب کے ہاتھ سے اس کا ایک نسخہ بھی میرے پاس بھیجا، میں نے شروع سے آخر تک پڑھا، کتاب کی حسن ترتیب اور مضامین بے حد پسند آئے، موصوف نے سلطان الہند حضرت سیدی خواجہ ہندوستان غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شانِ زیبا میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ نے جو خراج عقیدت پیش کیا

ہے، اس کو ترتیب دینے کا تاریخی کارنامہ انجام دیا ہے، نیز معترضین کے اعتراضات کا بہت نفیس اور شاندار پیمانے پر جواب دیا ہے، آپ نے پوری جماعت اہلسنت کی طرف سے فرض کفایہ ادا کیا ہے، ویسے بھی حضرت علامہ مفتی عابد حسین صاحب کا نام جماعت اہلسنت میں بڑا باوقار نام ہے، آپ مستقل طور پر تدریس و تصنیف و تالیف میں مصروف رہتے ہیں، ملک میں آپ کی پہچان اسی سے ہے، خداوند قدوس آپ کی تمام دینی و مذہبی خدمات کو قبول فرمائے اور بہتر سے بہتر اجر عطا فرمائے۔ فقط

سید محمد حسینی اشرفی مصباحی،

چیف ایڈیٹر ماہنامہ سنی آواز، ناگپور

ماہ جمادی الاخریٰ ۱۴۳۴ھ

تأثر گرامی

از قلم: حضرت مولانا مفتی مجیب الرحمن رضوی مصباحی، رائے پور (چھتیس گڑھ)

سرزمین ہند میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت کیلئے لاکھوں مشائخ، علماء اور صوفیاء نے نمایاں خدمات اور کارنامے انجام دیئے ہیں، ان کے وجودِ مسعود کی برکتوں نے لوگوں کو متاثر کیا اور ظلمت کدہ شرک کو حق و صداقت، توحید و رسالت کے نور سے منور کیا، ان ستودہ صفات روحانی ہستیوں میں سب سے زیادہ روشن نام شیخ المشائخ خواجہ خواجگان، سلطان الہند، عطائے رسول، امام ارباب طریقت، پیشوائے اصحابِ حقیقت، معین حق و ملت حضرت خواجہ معین الدین حسن چشتی بخاری اجیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے، آپ کا نقش دوام اسلامیان ہند کے دلوں پر آج تک ثبت ہے اور آپ کا تذکرہ تاریخ ہند کی مقدس امانت بن چکا ہندوستان کے عظیم کشور کشا تاجداروں کی حکمرانی اور رعب و دبدبہ کا دور ختم ہو چکا ہے مگر ہند کے راجہ حضرت خواجہ کی روحانی عظمت و سطوت کی حکمرانی آج بھی قائم ہے۔

تقریباً آٹھ سو سال کا عرصہ گزر گیا، بے شمار انقلابات رونما ہوئے، ہزاروں تاجدار آتے جاتے رہے مگر اجیر مقدس کی سرزمین پر آسودہ خواب تاجدار کی شوکت و اقتدار اور محبوبیت و مقبولیت میں کوئی فرق نہیں آیا۔ اصحاب

اقدار، فاقہ مست درویش سب کی جبین نیاز خواجه کے آستانے پر جھکتی رہی اور بلا تفریق مذہب و ملت ہر ایک کے دل میں حضرت خواجه کی عقیدت و محبت کا چراغ جلتا رہا، حالات کی تیز و تند آندھیوں میں یہ چراغ گل کیا ہوتا، اس کی لو بھی مدھم نہ پڑی، حضرت خواجه کی درگاہ کل بھی منبع فیوض و برکات تھی اور آج بھی قبلہ حاجات ہے، وہاں پہنچ کر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ کرم گستر، رعایا پرور سلطان کا فیض رساں دربار سجا ہوا ہے، جہاں خلقت کا ایک ہجوم ہر وقت اپنی مرادیں لے کر حاضر رہتا ہے، یہی وہ حقیقت ہے کہ یہاں آکر شاہ و گدا اور امیر و فقیر ایک ہو جاتے ہیں، اپنے اور بیگانے کی تفریق مٹ جاتی ہے، ہر ایک زبان شنائے حضرت خواجه سے تر ہو جاتی ہے، سلاطین وقت ہوں یا صوفیائے طریقت، اولیاء امت ہوں یا علمائے ملت سب نے اپنے اپنے انداز میں اپنی اپنی بساط کے مطابق حق شنائی ادا کرنے کیلئے زبان و قلم کو جنبش دیا اور اوصاف و کمالات حضرت خواجه بیان کئے، اس مقام پر یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ شنائے حضرت خواجه سے زبان امام احمد رضا خاموش ہو، جن کی زندگی کی ہر ہر ادا سے مدحت انبیاء کرام و اولیاء عظام عیاں ہے، جن کی زبان و بیان کو یہ شرف و سند حاصل ہے کہ

ملکِ سخن کی شاہی تم کو رضا مسلم
جس مست آگئے ہو سکے شہادیے ہیں

آج کل کچھ کوتاہ نظر، تعصب و تعنت اور بغض و حسد کے شکار، بظاہر حضرت خواجه کے وفادار، درحقیقت مسلک خواجه و رضا کے غدار اور خدا کے قہر و

غضب کے حقدار، یہ شور مچاتے پھر رہے ہیں کہ مجدد اعظم، امام اہلسنت، علیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ والرضوان نے حضرت خواجه غریب نواز (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی عظمت و رفعت کے خطبے نہیں پڑھے، آپ کی تعریف و توصیف میں رطب اللسان نہیں ہوئے، یہ الزام کہاں تک سچ ہے؟ زیر نظر کتاب مسمی بہ "ثنائے حضرت خواجه بزبان امام احمد رضا" کا ورق الیٰہ! اور حق و انصاف کی نظر سے کتاب کو پڑھیے، شکوک و شبہات کا ازالہ کیجئے، اپنے سینے کو معلومات کا خزانہ بنائیے اور معاندین و مخالفین حضرت خواجه و رضا کو دندان شکن جواب دینے کیلئے تیار ہو جائیے، نیز فاضل مرتب عمدة العلماء، زبدۃ الاصفیاء، نقیب الاولیاء، خلیفہ حضرت محدث کبیر و حضور تاج الشریعہ و حضور امین شریعت حضرت علامہ مفتی محمد عابد حسین قادری نوری مصباحی مدظلہ العالی کو داد و تحسین اور مخصوص دعاؤں سے نوازئیے، جنہوں نے عاشقان خواجه و رضا کی طرف سے اسے ترتیب دیکر آنکھوں کو نور، دلوں کو سرور بخشا اور احقاق حق اور ابطال باطل کا فریضہ انجام دیا ہے، موصوف تقریباً ۲۷ رسال سے جامعہ فیض العلوم جمشید پور کے ممتاز مدرس، قابل قدر شیخ الحدیث، نقاد مفتی، اور نباض قاضی ریاست جھارکھنڈ، شاندار خطیب وادیب اور کامیاب مصنف ہیں، آنجناب کو اللہ تعالیٰ نے عجیب و غریب صلاحیتوں کا مالک بنایا ہے، جب آپ کے درس و تدریس کی مصروفیت و مشغولیت دیکھی جاتی ہے تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اس کے سوا آپ کا کوئی دوسرا مشغلہ ہی نہیں ہے، سند افتاء و قضاء پر فائز ہوتے ہیں تو ایسا لگتا ہے کہ

صرف یہی آپ کا کام ہے، جلسہ گاہ میں کرسی خطابت پر جلوہ بار ہوتے ہیں تو اندازہ ہوتا ہے کہ یہ آپ کی صنعت و حرفت ہے، اور جب تصنیف و تالیف کیلئے قلم اٹھاتے ہیں تو یہ یقین ہوتا ہے کہ بحر تحقیق و تدقیق کے غواص ہیں، جو تہہ بہ تہہ حق و صداقت کے موتیاں جمع کرنے میں سارا وقت صرف کر رہے ہیں جب کہ اس کے علاوہ تنظیمی و تحریری کام، طالبان علوم نبویہ کی تربیت و اصلاح، ادارے کی اقتصادی بہتری کیلئے رابطہ عامہ کا کام، مزید براں عبادات، اوراد و وظائف اور معمولات بھی ان کے وقتوں پر ادا ہو رہے ہیں، بس آپ کی ذات کو ایک جملہ میں سمجھ لیا جائے کہ ایک ذات بہت ساری صلاحیتوں کی انجمن ہے، اور ”ایں سعادت بہ زور بازو نیست تانہ بخشہ خدائے بخشندہ“ کے آپ مصداق اعلیٰ ہیں، اللہ تعالیٰ موصوف کی اس کتاب کو بھی دیگر تصنیفات کی طرح شرف قبولیت سے مشرف فرمائے اور آپ کے علم و عمل اور تصنیفی خدمات میں خوب سے خوب تر برکتیں عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

فقیر محمد مجیب الرحمن قادری، مصباحی

بانی و صدر مدرس فیضانِ غوث الوری اڑیسہ، مدرسہ اہلسنت فیضانِ اسلام گڈا، جھارکھنڈ
خادم الامۃ مسجد غریب نواز، شنبہ نگر، رائے پور، چھتیس گڑھ،

۲۱ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۳ھ بمطابق

۳ اپریل ۲۰۱۳ء بروز بدھ

تبصرہ

از قلم: جناب حافظ محمد جاوید حسین مصباحی صاحب
خطیب و امام مسجد چشتیہ، درزی محلہ، ڈورنڈا، رائی (جھارکھنڈ)

ایچھے کو برا، صحیح کو غلط اور سچ کو جھوٹ ثابت کرنے کیلئے کچھ لوگ ہمد تن مصروف عمل رہتے ہیں، لیکن ہزار کوششوں کے باوجود صداقت کا پرچم ہمیشہ بلند ہی رہتا ہے، امام احمد رضا علیہ الرحمہ اور خانوادہ بریلی شریف کی علمی، دینی اور ملی خدمات سے ہندو پاک اور عالم اسلام کا کون خوش عقیدہ شخص ہے جو واقف نہیں، بیگانے بھی اعترافِ حقیقت پر مجبور ہیں، لیکن اس کے باوجود بعض اہنائے وقت اپنی شہرت کے کھوٹے سکے کو رائج الوقت کا مقام دینے کیلئے عوام الناس کو یہ باور کرانے کی کوشش کر رہے ہیں کہ اہل بریلی نے کوئی ایسا کارنامہ انجام نہیں دیا ہے کہ انہیں امتیازی شان کا مستحق سمجھا جائے، آج بعض مام نہاد مقررین اور بازاری مصنفین کی زبان و قلم سے منتقل ہو کر عوام الناس میں بھی اب یہ چرچا ہونے لگا ہے کہ جلسوں اور کانفرنسوں میں مسلکِ اعلیٰ حضرت کا نعرہ لگانا ضروری نہیں بلکہ مسلکِ غریب نواز کا نعرہ لگنا چاہیے، سوال یہ ہے کہ کون کہتا ہے کہ مسلکِ غریب نواز کا نعرہ نہیں لگنا چاہیے، ضرور یہ نعرہ بھی شامل ہونا چاہیے مگر ان کا مقصد مسلکِ غریب نواز کے نعرے کو فروغ دینا نہیں ہے بلکہ اعلیٰ حضرت سے بغض و حسد کی آگ میں جل بھن کر پس پردہ مسلکِ اعلیٰ حضرت کے نعرے کو بند کرنا ہے۔

یہ حضرات کم پڑھے لکھے لوگوں کو گمراہ کرنے کیلئے کبھی کبھی یہ سوال بھی اٹھاتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا نے سلطان الہند غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں کوئی تعریفی کلمہ نہیں لکھا ہے۔ جبکہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خوب ثنا خوانی کی ہے گویا حضور غریب نواز سے وہ بغض رکھتے تھے (العیاذ باللہ) کوئی یوں کہتا ہے کہ اعلیٰ حضرت نے دربارِ خواجہ میں حاضری بھی نہ دی۔۔۔ اس قسم کی چلائی ہوئی مسموم ہوائیں ملک بھر میں جماعت اہلسنت کو دیمک کی طرح چاٹ کر کھوکھلا کر رہی ہیں اور اغیار کی قوت مضبوط ہوتی چلی جا رہی ہے، انہیں وجوہات کے سبب ناچیز نے محسوس کیا کہ کاش کوئی ایسا رسالہ منصہ شہود میں آتا جو حضور غریب نواز علیہ الرحمہ سے امام احمد رضا کے عشق و عقیدت کو ظاہر کرنے والا ہو۔

بجہمہ تعالیٰ میری گزارش کو ادارہ شریعہ چھارکھنڈ کے صدر قاضی، خلیفہ حضور تاج الشریعہ حضرت مولانا مفتی عابد حسین صاحب قادری، رضوی، نوری، مصباحی، مدرسہ فیض العلوم جمشید پور نے شرف قبولیت سے نوازا اور زیر نظر مضمون زینت قرطاس فرما کر لوگوں کی معلومات میں اضافہ کیا، بلاشبہ یہ حضور غریب نواز علیہ الرحمہ کا روحانی فیض ہے۔

مفتی صاحب موصوف نے اس کتاب میں موضوع سے متعلق دلائل و شواہد کا انبار لگا دیا ہے اور نہایت سنجیدگی اور سلیقے کے ساتھ یہ ثابت کر دکھایا ہے کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا جہاں سیدنا امام حسن، سیدنا امام حسین اور سیدنا

غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے عاشق و شیدائی اور مدح خواں تھے وہیں عطاءے رسول، گلشنِ زہرا کے مہکتے پھول حضرت خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر آل رسول ﷺ بلکہ تمام اولیاء اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے عاشق صادق اور زمزمہ خواں ہیں اور انہوں نے صرف ان کی تعریف و توصیف ہی نہ کی بلکہ موقع نکال کر ان کی بارگاہوں میں حاضری بھی دی ہے، ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے، اوراق الیٹے اور حقائق کے انوار ساطعہ سے اپنے سینے کو منور کیجئے، خوش قسمتی سے اس کتاب کی طباعت کا سہرا جماعت رضائے مصطفیٰ چھارکھنڈ، ڈورنڈا، رانچی کے احباب و اراکین اور رائے پور کے مخیر قوم جناب الحاج کریم اللہ خاں عرف حاجی نواب خاں صاحب کے سر جاتا ہے۔

جماعت رضائے مصطفیٰ ڈورنڈا، رانچی کے احباب و کارکنان تحسین و مبارک باد کے کے مستحق ہیں کہ اس دورِ پر فتن میں مراسم اہلسنت کو عام کرنا، رنج النور شریف، محرم الحرام شریف اور اعراس اولیائے کرام کے مواقع پر جلسہ و کانفرنس کرا کر علمائے کرام کے بیانات کا اہتمام کرنا اور دیگر احسن تدابیر کے ذریعہ نوجوانوں میں دینی و مسلکی بیداری پیدا کرنا، ان کا طرہ امتیاز ہے، مولیٰ تعالیٰ بظہیل مصطفیٰ ﷺ و غوث و خواجہ اور رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہم ان تمام کی مساعی جمیلہ کو قبول فرما کر ان کیلئے توشہ آخرت بنائے۔ آمین

محمد جاوید حسین مصباحی

خطیب و امام مسجد چشتیہ، رازی محلہ، ڈورنڈا، رانچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آغازِ سخن

جمہور مسلمین کے راستے اور طریقے کو چھوڑ کر الگ راستہ اختیار کرنا کوئی نئی بات نہیں ہے۔ ہر دور میں محدودے چند افراد ایسے ضرور رہے ہیں جو جمہور مسلمین سے ہٹ کر اپنا الگ نظریہ قائم کرتے رہے اور اولیاء اللہ اور علمائے دین سے بغض و حسد اور عداوت رکھتے رہے ہیں، اس دور پر فتن میں بھی انگلی پر گئے جانے والے چند اشخاص ملتے ہیں، جو اللہ کے ولیوں اور رسول ﷺ کے وارثین علماء ملت اسلامیہ سے دشمنی اور بغض و حسد رکھتے ہیں، کوئی رہبر امت محمدیہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو برا بھلا کہتا ہے تو کوئی پیران پیر سیدنا الشیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کینہ رکھتا ہے، کوئی خواجہ خواجگان حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، تو کوئی بارہویں صدی ہجری کے مجدد سلطان اورنگ زیب علیہ الرحمہ سے، کوئی مجاہد جنگ آزادی استاذ مطلق علامہ فضل حق خیر آبادی علیہ الرحمہ سے عداوت رکھتا ہے، تو کوئی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمہ سے، مگر تاریخ گواہ ہے کہ ان اولیائے کرام اور علمائے عظام سے نفرت کرنے والے خود ہی غائب و خاسر ہو گئے۔

یہ حقیقت ہے کہ چاند پر تھوکنے والا خود اپنے چہرے کو تھوک سے آلودہ

کر لیتا ہے، امام احمد رضا جو مقرب ولی اللہ اور وارث رسول اللہ تھے، جو وقت کے مفسر اعظم، محدث اعظم اور فقیہ اعظم تھے، جنہوں نے علم و عمل، زہد و ورع سے مزین ہو کر دین و ملت کی خوب خدمت کی تھی کہ خون کا آخری قطرہ نیچوڑ کر رکھ دیا، اسی لئے اکابر علماء و مشائخ بلکہ تمام اہلسنت نے انہیں مجدد اعظم کے لقب سے یاد کیا، ان اکابرین نے ان کو ”آیت من آیات اللہ“ اور ”معجزۃ من معجزات رسول اللہ“ جانا، یہ ایسے ولی اللہ اور وارث انبیاء ہیں جن سے سینکڑوں کرامتیں ظاہر ہوئیں، جن کی یہ ساری خدمات جلیلہ چار جلدوں پر مشتمل ”حیات اعلیٰ حضرت“ مصنفہ ملک العلماء مفتی ظفر الدین بہاری علیہ الرحمہ اور دیگر کتب سوانح میں مرقوم ہیں، مگر ایسی باکمال، جامع الصفات اور صاحب الکرامات عبقری شخصیت کے محدودے چند حاسدین ہیں تو یہ بھی کوئی نئی بات نہیں، مگر انہیں صلائے عام ہے۔

سب ان سے جلنے والوں کے گل ہو گئے چراغ

احمد رضا کی شمع فروزاں ہے آج بھی

منار قصر رضا تو بلند کافی ہے

تم اس کے پہلے ہی زینے پہ چڑھ کے دکھلا دو

فتاویٰ رضویہ تو ایک کرامت ہے

ذرا حدائق بخشش ہی پڑھ کے دیکھا دو

بہر صورت امام اعظم ابوحنیفہ، مجدد وقت سلطان اور نگ زیب اور مجدد
اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو ان کے علم و فضل نے محسوس کر دیا، لہذا ان کے حاسدین
ہر دور میں تھے اور آج بھی کچھ نہ کچھ ضرور ہیں۔

اک طرف اعدائے دیں، ایک طرف حاسدیں

بندہ ہے تنہا شہا، تم پہ کروڑوں درود

ان حاسدین کا جواب خود ان کا انجام حسد ہے، کیونکہ حسد کی آگ میں
جلنا اور اپنی عاقبت برباد کرنا ان کا مقدر ہے، البتہ میں نے یہ چند سطور متلاشیان
حق کیلئے قلمبند کر دی ہیں۔ تاکہ وہ حقائق سے آشنا رہیں۔

اس کاوش کو رفیق محترم، مفتی مجیب الرحمن رضوی مصباحی، نئی بہتی، راجہ
تالاب، رائے پور (چھتیس گڑھ) اور محبت گرامی جناب حافظ جاوید حسین رضوی
امام مسجد درزی محلہ، ڈورنڈا، رانچی (جھارکھنڈ) کے اصرار سے منظر عام پر لا کر
آخری فیصلہ ہم قارئین پر چھوڑتے ہیں اور درج ذیل آیت کریمہ کی تلاوت پر
قلم روکتے ہیں۔ قُلْ كُلٌّ يَعْمَلُ عَلَىٰ شَاكِلَتِهِ فَرَبُّكُمْ أَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ
أَهْدَىٰ سَبِيلًا (ترجمہ: تم فرماؤ! سب اپنے طریقہ پر کام کرتے ہیں تو تمہارا
رب خوب جانتا ہے کہ کون زیادہ راہ پر ہے)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله تعالى و صلواته على رسولہ الا علىٰ

محمد بن المصطفیٰ و علیٰ الہ المجتبیٰ و اصحابہ نجوم

الہدیٰ و علماء امتہ اولیٰ النہیٰ و اولیاء ملتہ بدور الدجیٰ

ثنائے حضرت خواجہ بزبان امام احمد رضا

۶ رجب المرجب، حضور خواجہ غریب نواز علیہ الرحمۃ والرضوان کے

عرس مبارک کی تاریخ ہے، آج ۶ رجب المرجب ۱۴۳۳ھ مطابق ۲۸ مئی

۲۰۱۲ء ہے، حضرت قدس سرہ کا آٹھ سو سالہ (۸۰۰) عرس ہے، آپ کا وصال

۶۳۳ھ میں ہوا، آج ہر طرف ان کے عرس شریف کی دھوم ہے، میکشوں کا ہجوم

ہے، پوری دنیائے اہلسنت میں چہل پہل ہے، روحانیت کی لہر ہے، اجیر

مقدس میں تل رکھنے کی بھی جگہ نہیں ہے، عاشقان خواجہ لاکھوں کی تعداد میں اپنے

جسموں کے ساتھ اور کروڑوں کی تعداد میں قرآن خوانی، فاتحہ خوانی، جلسہ اور

تقسیم نلکر کے ذریعے اپنی روحوں کے ساتھ بارگاہ خواجہ میں پہنچ رہے ہیں، آج

ڈورنڈا، رانچی میں اور دھنکیڈیہ، جمشید پور میں اصحاب باوفا، اراکین جماعت

رضائے مصطفیٰ رانچی و جمشید پور (جھارکھنڈ) نے بھی آٹھ سو سالہ عرس خواجہ کے

فیوض و برکات لوٹنے کی غرض سے قرآن خوانی، فاتحہ خوانی، نعت خوانی، ان کی

شاخوانی اور تقسیم شیرینی کا پروگرام رکھا ہے، ان سطور کے لکھے جانے کے وقت یہ فقیر ناتواں ایک جلسہ (جلسہ خواجہ غریب نواز) میں بحیثیت خطیب شرکت کی غرض سے ٹرین میں بیٹھا سفر کر رہا ہے اور دل کے نہاں خانے سے اچانک اٹھنے والا یہ خیال پردہ فکر سے بار بار ٹکرا ٹکرا کر کہہ رہا ہے کہ اس سفر کو یادگار اور خوشگوار بنانے کیلئے عاشق مصطفیٰ و فدائے آل مصطفیٰ امام احمد رضا کے توسط سے شہزادہ رسول، عطائے رسول، گلشن زہرا کے مہکتے پھول، امام حسین کی آنکھوں کے نور حضور خواجہ غریب نواز علیہ الرحمۃ والرضوان کی بارگاہ میں حاضری کا شرف حاصل کیا جائے اور عقیدت کی سوغات پیش کی جائے، لہذا درج ذیل سطور حاضر خدمت ہیں:

ع:- اگر قبول افتد زہے عز و شرف۔

اعدائے دین اور حاسدین کی طرف سے سراپے جانے کی بالکل امید نہیں ہے اور نہ ہی ان کے طعن و تشنیع کی فکر ہے۔ ”نہ مرا نوش ز تحسین نہ مرا نیش ز رعن“ پیش نظر ہے،، البتہ بارگاہ مولیٰ سے شرف قبول کی امید قوی تر ہے۔

یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ امام احمد رضا ایک سچے عاشق رسول کا نام ہے، ان کی زندگی کا نصب العین ہی محبت خدا اور عشق مصطفیٰ تھا، جس کا اعتراف اپنوں نے بھی کیا اور غیروں نے بھی کیا ہے، آپ کے سینکڑوں رسالے، ضخیم کتابیں، تقریباً آٹھ ہزار صفحات پر مشتمل ”فتاویٰ رضویہ“ کی بارہ جلدیں اور دو حصوں پر مشتمل مجموعہ نعت و منقبت ”حدائق بخشش“ اسی عشق و محبت کی جیتی

جاگتی تصویریں ہیں۔

وہ نہ صرف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات سراپا قدس سے بلکہ ان کی آل اطہار اور جن جن چیزوں کو ان سے ذرہ برابر نسبت حاصل ہو گئی ان سے بھی بے پناہ عشق و محبت رکھتے اور ان کی تعظیم و تکریم بجالاتے تھے، آپ کی زندگی کا یہ حصہ بڑا تابناک ہے کہ جب کبھی آپ کبیدہ خاطر ہو جاتے تو کھانا چھوڑ دیتے، اس وقت کسی کی مجال نہ تھی کہ آپ کو منالے، اہل خانہ آپ کی بنس خوب پہچانتے تھے کہ امام احمد رضا سب کی بات ٹھکرا سکتے ہیں مگر آل رسول کی بات نہیں ٹال سکتے، لہذا وہ نومحلہ مسجد بریلی شریف کے سادات کرام کے پاس پہنچ کر فریاد کناں ہو جاتے، آل رسول تشریف لاتے، جو نبی ان کا حکم ہوتا فوراً کھانے لگتے، یہ دیکھنے دار العلوم منظر اسلام جیسا دینی قلعہ کیونکر معرض وجود میں آیا، امام احمد رضا اپنی تصنیفی و تفسیری مصروفیات کے سبب کوئی مدرسہ کھولنا نہیں چاہتے، اور حضرت حجۃ الاسلام اور ملک العلماء کی خواہش ہے کہ اہلسنت کا مرکز ضرور قائم ہو، لامحالہ ان دونوں نے ایک آل رسول، سید امیر احمد مرحوم کو وسیلہ بنایا، انہوں نے امام احمد رضا سے ایسے موثر الفاظ میں کہا کہ امام احمد رضا کو آل رسول کی بات مانے بغیر کوئی چارہ کار نہ رہا اور اہل سنت کا مرکز قائم کر دیا، تاریخ میں یہ بات نقش کا لہجہ ہو گئی کہ اگرچہ دارالعلوم منظر اسلام کے بانی امام احمد رضا اور حجۃ الاسلام ہیں مگر حقیقت میں حضرت سید صاحب موصوف کا مرہون منت ہے، اگر وہ امام احمد رضا سے یہ نہ کہتے تو اہلسنت کو یہ دولت نہ ملتی

اور اسی لئے آپ کی تصنیفات میں منجملہ اہل بیت رسول اور دیگر آل رسول کی مدح و ستائش نظم و نثر کی صورت میں خوب ملتی ہے اور کبھی موقع میسر آتا تو ان کی بارگاہوں میں حاضری بھی دیتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

آئیے تھوڑی دیر یکسو ہو کر دیکھا جائے کہ سرکارِ اعظم خواجہ ہند حضرت خواجہ غریب نواز علیہ الرحمۃ والرضوان امام احمد رضا خاں محدث بریلوی کی نظر میں کس شان کے ولی ہیں، وہ ان کی بارگاہ میں کس طور سے سوغات پیش کرتے ہیں، مدح و ستائش کرتے ہیں، ان کی بارگاہ عالی میں حاضر ہوتے اور عقیدت و محبت کے پھول نچھاور کرتے ہیں، ہاں! ان کا دفاع بھی کرتے، اگر کوئی دشمن اعتراض کرتا ہے تو اس کا منہ توڑ جواب بھی دیتے ہیں، آئیے ان سب کا مطالعہ کیا جائے اور حضرت خواجہ علیہ الرحمۃ سے محبت و عقیدت اور ان کے ادب و احترام کا سلیقہ امام احمد رضا سے معلوم کیا جائے۔

رضا کی نظر میں حضرت خواجہ کا مقام:- البتہ پہلے یہ ذہن نشیں کر لیں کہ حضور خواجہ خواجگان علیہ الرحمۃ والرضوان کا نام نامی اسم گرامی ”حسن“ ہے، اسی لیے آپ ”حسن خجری“ سے بھی جانے جاتے ہیں مگر آپ کے القاب و خطابات بہت ہیں، جو آپ کی خوبیوں پر دال ہیں، کیونکہ کثرتِ اسماء عظمتِ محاسن پر دلالت کرتی ہے، آپ کا ایک خطاب ”سلطان الہند“ ہے، جس کے معنی ہیں، ”ہندوستان کے بادشاہ“ ہندوستان کی بادشاہت فضل الہی سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو سونپی تھی، دوسرا خطاب ”معین الحق

اور معین الدین“ ہے، جس کے معنی ہیں ”حق کی حمایت کرنے والا اور دین اسلام کی مدد کرنے والا“ تیسرا خطاب ”غریب نواز“ ہے، چونکہ آپ سارے غریبوں کی بالخصوص مدد کرتے ہیں، انہیں خوب نوازتے ہیں، اس لیے آپ غریب نواز ہیں اور یہ نہیں کہ آپ صرف غریبوں کو نوازتے ہیں، بلکہ امیروں کو بھی نوازتے ہیں، آپ غریب نواز بھی ہیں اور امیر نواز بھی، آپ کے درپہ امیر ہو کہ غریب، بادشاہ ہو کہ وزیر، سب غریب ہی بن کر حاضر ہوتے ہیں، بڑے بڑے کج کلاہانِ زمانہ آپ کے درپہ بھکاری بن کر حاضر ہوتے اور خوب پاتے ہیں، جو اپنی شان امیری لے کر آئیں، منہ کی کھائیں، دھتکارے جائیں، اور جو عجز و نیاز کے ساتھ آتے ہیں دونوں ہاتھ بھر کر جاتے ہیں، پھر یہ کہ امراء اور رؤسا کا تو سب خیال کرتے ہیں، مجبور آیا مسرور، اکمال تو اس میں ہے کہ غریبوں کی حاجت روائی کی جائے اور یہ بلا شبہ اولیاء اللہ کی شان ہے، ورنہ اس خود غرض مادی دنیا میں غریبوں کا پرسان حال کون ہوتا ہے؟ بلاشبہ آپ آل رسول ہیں، عالی مقام امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسل پاک سے ہیں، نمونہ اہل بیت کرام ہیں، آپ نخی و داتا ہیں، ہند کے راجہ اور ہم سب کے خواجہ ہیں، جود و سخا تو آپ کے گھر کی باندی ہے، اہل بیت کرام اور آل رسول کی شان تو یہ ہے۔

خود بھوکے رہ لیتے تھے اور لو کو کھلا دیتے تھے

کتے اچھے تھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھرانے والے

آپ کے منجملہ خطابات میں سے خواجہ ہند اور خواجہ خواجگان بھی ہے، اس لیے کہ خواجہ کے معنی ”آقا اور مالک“ کے ہیں تو حضرت خواجہ ہم مسلمانوں کے آقا و مولیٰ ہیں بلکہ خواجاؤں کے خواجہ ہیں۔

اس تمہید کے بعد دیکھئے کہ عاشق رسول اور شیدائے آل رسول اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں محدث بریلوی، خواجہ غریب نواز کے خصائل حمیدہ اور درجات رفیعہ کو کس مودب پیرایے میں بیان کرتے ہیں۔

آپ ایک سوال کے جواب میں حضور غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی کی شان دہگیری اور حضور خواجہ خواجگان معین الدین حسن سنجری رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے فیوض و برکات اور شان غریب نوازی کو اپنی کتاب مستطاب ”فتاویٰ رضویہ“ میں بڑے جامع اور عمدہ الفاظ میں بیان کرتے ہیں، ملاحظہ ہو:

”حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ضرور دہگیری ہیں اور حضرت سلطان الہند معین الحق والدین ضرور غریب نواز“۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد یازدہم، ص ۳۳، ناشر، رضا اکیڈمی ممبئی)

(نوٹ) :- یہ اور اس کے علاوہ امام احمد رضا قدس سرہ کی کئی عبارتیں راقم السطور نے اپنی تالیف ”مقام غوث اعظم اور امام احمد رضا“ میں نقل کی ہیں، وہاں دیکھی جاسکتی ہیں۔

ہمیں یہاں عرض یہ کرنی ہے کہ امام احمد رضا، خواجہ غریب نواز کے ایسے عقیدت مند بلکہ عشق کی حد تک پہنچے ہوئے شیدائی ہیں کہ بہر تقدیر ان کا دفاع کرتے، ان کی قرار واقعی شان کو اجاگر کرتے اور ان پر کیے گئے کسی طرح کے اعتراض کا دندان شکن جواب بھی دیتے ہیں، مذکورہ بالا عبارت میں جہاں یہ واضح کیا کہ حضرت خواجہ ہندوستان کے بادشاہ، حق کی اعانت کرنے والے، دین کے مددگار اور غریب نواز ہیں، وہیں حضرت کا دفاع کر کے مخالفین خواجہ کا رد بھی کیا ہے۔

چشتی سلسلہ کے عظیم بزرگ اور حضرت خواجہ کے بالواسطہ مرید و خلیفہ مخدوم بہاری حضرت شرف الدین احمد یحییٰ منیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ایک عبارت کے حوالے سے کسی نے امام احمد رضا سے سوال کیا تو اس کا جواب دیتے ہوئے آپ نے ایک مستقل رسالہ ”حجب العوار“ قلمبند کر دیا، جو آج بھی دستیاب اور دیدنی ہے۔

خواجہ غریب نواز کے خلیفہ اول حضرت قطب الدین بختیار کاکی اور ان کے بالواسطہ خلیفہ حضرت نظام الدین اولیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا تذکرہ نہایت اچھوتے انداز میں امام احمد رضا قدس سرہ اپنی تصنیفات و ملفوظات میں کرتے نظر آتے ہیں بلکہ حضور نظام الدین اولیاء علیہ الرحمہ اور خود حضور خواجہ علیہ الرحمہ کی بارگاہ میں حاضری دینے اور عقیدت کا خراج

شرک اور کلام بھی اللہ ہی اور کلام محمد بھی اللہ ہی کو شرک جانتا ہے تو وہ اپنے خود
 کو بھی سہارا لے کر دوسرے ہیں۔

”وَاللَّكِبْرِيُّ عَذَابٌ مُّهِينٌ“ (وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ)

(ص ۱۸۹، ۱۹۰) قرآنی روضہ، جلد ششم، شمارہ ۱۲۱ (۱۹۸۱ء)

حضرت سلطان الہند کو ”مختار سیدنا خواجہ“ خواجگان ”مجیسے عظیم
 القاب سے یاد کرنا پھر ان کے نام کے ساتھ مختار ”دعائیہ جملہ“ رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ کا نام بھی خواجہ مختار ہے۔

بارگاہ خواجہ میں دعائیں جلد قبول ہوتی ہیں۔ اہل حضرت امام احمد رضا
 کے والد گرامی خاتم المصطفیٰ عقیلی علیہ السلام قدس سرہ نے حیر بہدل اور
 کرب دعائوں پر مشتمل ایک وسیع اور مایہ ناز کتاب لکھی ہے جس کا نام
 ہے ”احسن الوعایا لأدب السدا“ اس کی افادیت کو امام مہتمم کر نے
 کے پیش تکم اہل حضرت قدس سرہ نے اس کی شرح لکھی جس کا نام
 ”ذیل السدعا لاحسن الوعایا“ رکھا ہے اس میں خاتم المصطفیٰ اور اہل
 حضرت نے جو ایسے مقامات مقدس کی نشان دہی کی ہے جن میں دعائیں
 زیادہ قبول ہوتی ہیں اور ان مقامات میں اہل حضرت نے انکے لیے
 (۱) سورۃ الفجر، مختار خواجہ طریب نور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وقت اور کہ
 شمار فرمایا ہے آپ نے واضح فرمایا ہے کہ حضرت غریبہ نور رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ایسے مقام بارگاہ الہی اور مستجاب الدعوات ہیں کہ آپ کے خزانہ انوار
 کے پاس لوگوں کی دعائیں بہت جلد قبول ہوتی ہیں۔ فرماتے ہیں۔

”یومہم بعد مبارک حضرت خواجہ غریبہ نور رضی اللہ عنہ میں جتنی قدس سرہ“
 نور فرماتے اس اقتباس میں اہل حضرت امام احمد رضا نے مختار
 خواجہ غریبہ نور علیہ السلام کی بارگاہ قدس میں جس قدر عقیدت و محبت کے
 پھول پھولائے گئے ہیں اور خوب سے خوب تر القاب سے انکس یاد کیا ہے وہ
 از باب علم و بصیرت پر غنی نہیں ہے۔

اس واسطے سے آپ کی یاد میں وہ وقت کے ساریونامہ ”مبارک“ اور آپ
 کے نام دینی امام گرامی کے سارے کھڑے رہا ہے ”قدس سرہ“ بھی خواجہ مختار ہے۔
 بارگاہ خواجہ بہت میں امام احمد رضا کی طرف سے اس قدر نگہبانے
 عقیدت میں کیے جانے کے بعد بھی ان کو کوئی دوسرے کہہ کر ”ہندوستان کے بہت
 بڑے ولی خواجہ غریبہ نور“ امام احمد رضا کو عقیدت و محبت نہ تھی ”عجب حق
 بات ہے اس کا مطلب اس کے سوا کچھ نہیں کہ یہ امام احمد رضا اور دیگر اولیاء
 اللہ کی عقیدت و محبت سے دور ہو کر دربارہ اور دوسری گمان سے دور کرنا اور یہ
 فیض نہا ہے اس فیض سے یہ وار کھینکے کہ جو بڑی پیکی ہے وہ سب اللہ
 رسول کا نہیں تو اولیاء اللہ کی بارگاہ کا سب کی گدہ ہو سکتا ہے ہر جہت سے نیچے کا
 کہا تا ہے ہر جہت سے طرف حق بات کہنے ہے اس کیلئے یہ مطالب عام ہے۔
 سب از باب ہے نصیب سب از باب ہے نصیب۔

امام احمد رضاؒ حضورِ نبویؐ فریب تو از اور اپنے شیخِ اعظم حضورِ نبویؐ کا عظیم و طیرجی تحریف و تزییف اور ان سے محبت و عقیدت کا اعتراف کر کے اپنے دور کے اعلیٰ حضرت بن گئے، تہذیبِ اعظم بن گئے، ملتِ اعظم بن گئے، مجددِ اعظم بن گئے، نئے نئے احکامات کے امام بن گئے، سناٹے سے زائد علوم و فنون کے ماہر بن گئے، آپ ان سے نفی و حسد رکھ کر اور ان کے خلاف زبانِ گھول کر کیا بیٹے یا کیا بیٹیاں گئے، کسی محلہ کا نام کسی قبیلہ کا نام، یا چاہئے کسی مسجد کا نام یا چاہئے کلام یا دور کچھ کسی بزرگ سے فرمایا ہے۔

”مسند کرنے والا مسند کی آگ میں پہلے ٹھوہڑا ہے۔“

یہ دیکھتے امام اہلسنت اعلیٰ حضرتؒ، حضورِ نبویؐ فریب تو از معینِ خدا ہیں جس نے غریبی و غشی علیہ الرزق و الرضوں کے ساتھ حضرت کے سلسلہ کے تمام اولیاء اللہ کے مغلّی معن خاص ہیں، ان کی تعلیم و ترقی بجا آئے، ان کی بارگاہ میں خزانِ حقیقت پیش کرتے ہیں، لیکن ان میں اعلیٰ حضرت تو اعلیٰ حضرت ہیں، وہ لوہی گھر دیکھتے ہیں، وہی اہلِ طرف ہیں، وہ شرعِ احمد دہائے ہیں، وہ کسی ایک سلسلے کے اکابر کی بارگاہ میں نہیں بلکہ چاروں سلسلہ کے اولیاء، سلسلہ احمدیوں کی بارگاہ میں حقیقت و محبت کا محفل ہے، حاضر ہیں۔

”اولیٰ احمد علیا حسن انوما“ میں امام احمد رضاؒ نے جن پر ایسے

احکامات و مقدمات کا شمار فرمایا ہے، جہاں دعائیں بہت جلد قبول بارگاہِ نبویؐ ہیں، ان میں سب سے آخر میں چوالیسویں مقام پر مقامِ اولیاء اللہ لکھیں اور مسجدِ بانِ خدا کی بارگاہوں کو شمار فرمایا ہے، لکھتے ہیں۔

”وہیل و چہارم (۱۳۳۳) کی طبع تمام اولیاء و صلحاء و مجاہدانِ خدا سے تعالیٰ کی بارگاہیں، اولیاء ہیں، آرام گاہ ہیں۔ نفعنا و اللہ بنور کما یھم علی القین و الاخوان آمین۔“ حضرت مولانا اور تمام اولیاء کرام سے نفی و برکات لہنے کے واسطے سے امام احمد رضاؒ کے علم حق و حق سے روحِ والا دعا کی شکل لکھا، درپز چلے، جس کا ترجمہ یہ ہے۔ ”اللہ تعالیٰ ان اولیاء و صلحاء و مجاہدانِ خدا کے برکات سے ہمیں دلیلاً آخرت میں دلا دے، آمین۔“

حضرت نظام الدین اولیاء کی کرامت۔ جنمِ مرکب کے بعد لوگوں کے اعتراض کا دندانِ شکن جواب یہ ہے کہ چوالیسویں نمبر پر تمام اولیاء کے کرام کے درباروں، مذاہقہ اوس اور آرام گاہوں کے بارے میں جو یہ اعلیٰ حضرت قدس سرہ سے فرمایا کہ ”یہاں دعائیں بہت قبول ہوتی ہیں“ اس میں کوئی شک نہ رہے کیونکہ دوسرے سلسلے کے افراد کثرتیں کیا ہے بلکہ ہر مغلّی سلسلہ کے عظیم ولی اللہ یعنی حضرت قبولِ فریب و از مغلّی علیہ الرزق کے واسطے ہر وہ غلطی حضرت نظام الدین علیہ السلام الرزق و الرضوں کی بقدری شان اور ان کی عظیم کرامت کو پیش کیا ہے، پتا چلے حضرت قدس سرہ کی آنکھوں و کھنٹی کرامت چوالیسویں مقام اور نہ، وہ چھ سات کے حصص کی خاطر ہیں۔

"مترجمین شب و دن کا تاریخ ۱۴۹۳ء میں کر تھیں کہ
 ایک سو سال قبل اعلیٰ حضرت کا مصلیٰ امام سید ابوالفضل محمد امجد
 حضرت محمد رسول بن ابی مولانا مولوی محمد عبداللہ قادری صاحب ہدایت
 وامت پر ختم احوال کے معراج کا باب حاضر یاد گاہ ہے کہ یہ حضور پناہ
 محبوب الہی الامام اعلیٰ الدین سلطان الاولیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ و خلیفہ
 اولیٰ حضرت عالیہ اپنے لقب بلند کے ساتھ حاضر ہوا حضرت احمد
 کو کہ مشغول ہوئے اس فقیر نے کلام خود و شریعت حاضر پر بیان
 پائی اور اولیٰ علیہ السلام نے حضور پناہ کو دعا دی کہ
 اے مولیٰ السلام جس لئے حاضر ہوا یہ دعا ہے اے میں تعلق اولاد
 ہیں، اللہ بیکہ تھے وہاں کے قریب ابیر مال مضمون علیہ السلام
 یہ عرض کر کے ہم اٹھ کر آ رہا تھا اس دور کا ذخیرہ حاضر میں رکھا
 حضور رب قدیر و سب آواز میں لکھتے تھے جس کے گمان ہوا کہ یہ لوگ خاموش
 ہو رہے ہیں مگر گھر گھر کچھ آواز ہی جہاز کر رہے تھے کہ (احمد) آگیا تھا باہر
 بنایا پھر آوازوں کا وہی جواز پڑا اور ہم اٹھ کر آ رہا تھا پانچ سال بعد اللہ تعالیٰ
 بجا ویسے ہی گمان غلط سے تھے اب معلوم ہوا کہ یہ مولیٰ کا کرم اور حضرت
 سلطان کا ولایت کی کرامت اور اس بعد کا جہاز پر رخصت و معائنہ ہے انھیں اعلیٰ
 علیہ السلام اور حاضر مسجد عالیہ ہو کر مشغول رہا کوئی آواز نہ تھی کہی شب و آواز
 بجا رہی حال تھا کہ خاتمہ القدس کے باہر قریب گاہ تک پہنچنا دشوار ہوا۔

فقیر نے یہ اپنے گواہ گزاری ہوئی کہ قرآن کی
 مولیٰ شہید محمد اعلیٰ رضی اللہ عنہ اور ابی مولانا مولیٰ صاحب ہدایت
 وامت کے بعد "اپنے رب کی رحمت لوگوں کے لوہے کیان کروا کر اعلیٰ
 اس میں نظامان اولیاء کے کرامت پیکار و شریعت اور حضور پناہ
 اعلیٰ صوفی اپنے محبوبوں کا ہمیں دنیا و آخرت و قہر و رحمت میں اپنے
 محبوبوں کے برکات سے پالیاں سے اس پر منہ فرما آئیں"۔ اس میں
 اللہ و اس دور کا خاتمہ خاتمہ شریعتی و صوفی شریعتی کر رہی
 امام احمد رضا کا حضرت خدیج نظام الدین ابی مولیٰ کو "اے مولیٰ" سے
 پکار کر اعلیٰ حاضر رہے نیز حضرت موصوفہ کو "سلطان الاولیاء" کے لقب سے
 پکار کر ابی نہیں رہے۔
 ذکر برکات طویلیہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا صاحب جہاد تھے یہی
 کرام کی بات آتی تو زیادہ تر اپنے شیخ اعلیٰ حضور سید امجد
 و اہل بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر کرتے ہیں کہ ہم میں عداوت و دشمنی پاتے
 اور یہ عداوتیں کون ہو گئی ہوتے کہ میں کا کلمہ اس کا کلمہ، شب ہی
 میں پاتے گا اور نہ صوفی کا کلمہ نہ کلمہ کا کلمہ کا، انہوں نے شیخ سید
 علیہ السلام، مولیٰ نعم حضرت شیخ امجد اللہ و بیعتی قدس سرہ کی بارگاہ سے
 دعا فرمائی کہ اے اللہ ان کے ہر ایک کو اپنے محبوب بنالیا جان کہ گیت گایا اور خوب دعا
 فرمائی، اس کا مطلب یہ ہے کہ انہیں کہہ دے کہ انہوں نے دعا کی ہے انہیں

حقیرت نہ تھی، بلکہ دوسرے سلاسل کے لایا، ہمشاگ سے بھی حلیہ و محبت رکھنے والی کی تعریف کرتے تھے اور آپ کو تو سلسلہ عالیہ قادریہ کے ساتھ ساتھ سیدنا عیسیٰ مکی و المدینہ صوبہ فریب تو از پیشی ربیعی اللہ عزہ کے سلسلہ کی بھی اہانت و غلاظت حاصل تھی، وہ حیر و سلاسل بنی کی آپ کو اہانت و غلاظت حاصل تھی، دین میں سلسلہ چشتیہ بھی ہے، جیسا کہ "الاصول انت السببۃ" میں آپ نے اس کا ذکر فرمایا ہے، بلکہ طالپان کو سلسلہ چشتیہ پر یہ وہ قدر ہے کہ ان کی اہانت دینے تھے، علماء کہہ دینے کو بھی اس کی اہانتیں دیں، جیسا کہ ذکر و کتاب میں ہے۔ پھر ان کے خال پر ناز کریں اور حضور کو فریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان فریب نوازی نہ کریں، رسائی کا خلاف کریں، دین میں اس لیے اس سے ہی ادب و احترام کے ساتھ حضور کو فریب علیہ السلام کا ذکر کرتے ہیں، کا خوب چمکا کرتے اور پھر سے ائمہ و اولیاء کے ساتھ حق کے فیوض و برکات کا ذکر کرتے ہیں۔

امام احمد رضا "امثلہ لا میں فرماتے ہیں

"حضرت خلیفہ کے حوا سے بہت کچھ فیوض و برکات حاصل ہوتے ہیں، مولانا برکات احمد صاحب فریب علیہ السلام جو میرے ہی بھائی اور میرے والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ کے شمار ہوتے تھے، انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ

"میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ ایک بندہ جس کے سر سے ہی کتبہ کاغذ ہے، اللہ ہی جانتا ہے کہ کس قدر تھے، فلیک و فریب و تاج

اور گام شریف کے سامنے کرم نگاہیں اور چہروں پر غور اور کجبت کر فوجی افسانہ لگی ہے، شہر سے دوا میں نے دیکھا کہ باغی اچھا لڑکھا۔"

یہاں بعد سے فلیک صاحب برساتی امیر شریف حاضر ہوا کرتے تھے، ایک دہائی انہیں سے ملاقات تھی ان سے کہا میں اب سال کہاں جاؤں کرتے وہ اسے بار بار کہہ دیتے تھے کہ تم وہاں نہ لکھا جاؤ اور انصاف کی آنکھ سے دیکھو، پھر تم کو اختیار ہے، پھر ایک سال وہ ساتھ میں آوا دیکھا کہ ایک الفیہ کو لائے، پھر شریف کا حوا سے کہہ دیتے تھے، پھر صلا کا دیتے۔

"خوبیہ پانچ روپے لوں گا، اور ایک گھنٹہ کے اندر لوں گا، اور ایک ہی شخص سے نہیں لگاؤ۔"

جب اس دہائی کو خیال ہوا کہ اب بہت وقت گزر گیا، ایک گھنٹہ ہو گیا ہوگا اور اب جب اسے کسی نے کچھ نہ یاد فریب سے پانچ روپے کمال کر اس کے ہاتھ پر، دیکھے اور کہا، لو میرا ام کو خوب سے مانگ رہے تھے، بخلا خوب کیا میں کے اللہ ہم سے ہیں۔

فلیک نے دہرے چار فریب میں دیکھے اور ایک پتھر کا کے لڑے سے کہا، "خوبیہ تو اسے لپٹا رہی ہوں، اور اسے ان کی تو کسی خبیثت نہ تھی۔"

(اس میں اسلم لا، صبر و صبر، حضور صلا اللہ علیہ وسلم) اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کے ذکر و اصول قول "حضرت خوب کے حوا سے بہت کچھ فیوض و برکات حاصل ہوتے ہیں" کو بار بار دہرے تھے، اس

میں کسی قدر حقیقت کا احساس اور حضرت کو خوب طریقہ کار علیہ الرحمہ
والرحمات کے تصرفات اور ان کے فیوض و برکات کا اقرار امام احمد رضا نے
کیا ہے ان کا نقل کو یاد رکھ کر نے کے بعد سب اب علم و اہل پکارا جیسے ہیں
کہ واقعی یہ حضور غویہ کی بارگاہ میں امام احمد رضا کی طرف سے عقیدت و محبت
اور محترمت و دوستی کی نعمت ہے جس کے انکار کی کوئی کج نواہی ہم نہیں
سماجنا و نہ جس اپنی غلطی میں مبتلا رہے ہیں۔

اور بار غویہ میں حاضری کو ترجیح دے۔ اہل حضرت امام احمد رضا نے یہ کہ
سلطان المذہب غویہ خواجگان کے صرف مدائن دان کی ولایت و تصرف اور
فیوض و برکات کے قائل تھے بلکہ دعوت و سعادت کچھ کران کی بارگاہ میں
حاضری بھی دیا کرتے تھے سچا وطن مافوق کہ کو پورا انجمن ہونا، ایک ایسی
مدت کے سفر سے واپس کے بعد کوئی نہیں یہ پابند کرتا ہے کہ پہلے اپنے یاں
پہنوں اور اسباب سے بے فکر امام احمد رضا وطن مافوق اور یاں پہنوں پہ اور
اسباب کی پیش کش پہ بار غویہ راہگیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں حاضری کو
ترجیح دیتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ کیونکہ انجمن مافوق اور اعلا و العالیہ کا رب
سے زیادہ بارگاہ غویہ پہناری ہے اور اسباب کے شیر سے زیادہ حضرت غویہ
غریبہ نواز علیہ الرحمہ کی بارگاہ میں حاضری صحابہ ہے۔ یہ دیکھیے اہل حضرت
امام احمد رضا کے عقیدہ یہاں ملت حضرت مولانا مفتی برہان الحق چیمپائی
(متوفی ۱۳۵۵ھ) ہیں۔ ان کے والد گرامی علیہ السلام حضرت مولانا

عبدالسلام باغپوری علیہ الرحمہ ہیں۔ یہ دونوں اسباب جیسے اہل حضرت کے
ہے ہی عقیدت مند اور نہایت قدردان تھے اہل حضرت اور ان کے
شیر و جگان علیہ السلام اور مفتی اعظم عظیم الرحمہ کو بارگاہ محبت سے کراپے
گھر و علیہ وسلم جاتے اور عزم و التک پہ مشابہ بریلی ان کے یہاں قیام
پہا رہتے۔ ان دونوں سے اہل حضرت بھی بہت محبت سے غافل آتے اور
ان کے گھر جاتے۔ کیونکہ یہ دونوں بھائے خود ماہر علوم و فنون اور تاجدار
ولایت تھے۔ ہاکنان میں بھی اور گہری سب کوٹ محبت و یکا نکست کے بارگاہ
جب اہل حضرت امام احمد رضا اپنے دوسرے انگریز سے واپس پہنچے
تو حضرت مولانا عبدالسلام باغپوری علیہ الرحمہ نے انجمن دعوت کی کہ حضور
میرے گھر و علیہ وسلم جاتے ہیں تو اہل حضرت سے اپنے اس خاص محبت
اور عقیدت مند کی دعوت کو ترجیح دے و بارگاہ بریلی شریف جاتے
کہ بلکہ ترجیح دے لی تو کسی کو دوسری سرکار عظیم کو بار غویہ میں حاضری کو ان
سے فیوض و برکات ہونے کو۔ پتا نہ حضرت یہاں ملت موصوفہ و فطراز
ہیں۔ اہل حضرت نے پہنچنے سے بریلی شریف کا قصد کیا و اللہ ماجد نے
اہل و گھر جاتے جاتے کیلئے عرض کیا تو فرمایا۔

"ابھی تو راہبر شریف حاضری دیتا تھا بریلی جاؤں گا ان شاء اللہ
پھر بھی اہل راہبر ان کا۔" (اکرام امام احمد رضا، ص ۸۳)

در بار خونیہ میں حاضری اور روحی کرامت۔ لکے ہاتھوں در بار خونیہ
 غریب نواز سے امام احمد رضا کی محبت و عقیدت ان کے دربار میں حاضری
 راستے میں ایک عظیم کرامت کا ظہور، امیر مغللی شیخ آپ کی قدر وانی و عہد
 و لقا بہت کا آپ کو زریں موقع ملا اور ایک انگریز کا مسلمان ہونا ان سب
 باتوں کو امام احمد رضا کے سوا امیر مغللی سے متعلق دینی ذیلی مشنہ واقعہ میں
 ملاحظہ کریں۔ معارف رضا کریم میں ہے۔

خداوند احمد قادری (السلام آید) پانچ کشتیاں اپنے شاہ و احادی
 عبدالحی قادری رضوی (متوفی ۱۳۳۹ھ) کی زبانی سنا ہوا ایک واقعہ
 بیان کرتے ہیں یہ راوی حادی عبدالحی قادری رضوی امام احمد رضا علیہ
 کے مرید تھے۔ اور یہ واقعہ امام احمد رضا علیہ کے آخری ایام حیات کا
 ہے۔ علامہ نور احمد قادری لکھتے ہیں۔

"ہو چلی تھا کہ اہل حضرت امام احمد رضا کا سلطان الہند خونیہ
 غریب نواز زمین الدین ہاشمی امیری کی خانقاہ میں غریب نواز کے
 موقع پر وفد ہو کر تھا جو اس وفد کا اہتمام خود خانقاہ و شریف کے دربار ان
 صاحب کیا کرتے تھے، جس میں علامہ و فضلا و درویش تھے و دعا سننے کے
 لئے قریب کرتے، بعض دغہ و کن کے تھران نظام و کن ہر محبوب علی خان
 اور ہر جان ملی خاں بھی اس وفد میں شریک ہوتے رہے اہل حضرت کا
 وفد سننے کیلئے یہ شمار غفلت و ماں ہوا کرتی۔"

اس مرتبہ جب اہل حضرت زبلی شریف سے امیر شریف غریب
 نواز غریب نواز میں حاضری کیلئے ہانے گئے تو ان کے سر اوہن گیارہ ان
 کے مرید بن گئی تھے ان میں ایک اہم المعروف کے ساتھ محترم مولانا شہد
 عبدالحی قادری ہے چوری تھے، جو اہل حضرت کے شاگرد بھی تھے اور طریقہ
 بھی انہوں دوسرے خود راہم المعروف کے دوا محترم حضرت حاجی عبدالحی
 قادری تھے، وجہ ان حضرات تھے۔

اہل سے امیر شریف تک جانے کیلئے "بی بی بی بی بی آئی آئی" اور
 چلا کرتی تھی، جب یہ راوی گاڑی "معلیہ و بکشت" پر پہنچے تو قریب قریب
 مطرب کا وقت ہو جاتا تھا "معلیہ و" اس دور کا بہت بڑا ریلے بکشت ہوا
 کرتا تھا، جہاں سائبر، جواہر پورہ، بکشت سے آنے والی گاڑیوں کا بھی
 کراں ہوا کرتا تھا ان تمام دوسری لاکھوں سے آنے والے مسافر امیر
 شریف جاتے کیلئے اسی سٹل گاڑی کو بکشت تھے، اس لئے یہ سٹل گاڑی
 معلیہ و انکشت پر نظر کیا جائے، میں منہ عمرہ کرتی تھی، خود راہم المعروف نے بھی
 پارٹیشن ۱۳۳۷ء سے لے کر ۱۳۳۸ء میں امیر شریف حاضری میں کیلئے اسی
 گاڑی سے آئی بار سٹل کیا اور معلیہ و بکشت کا حال دیکھا۔

بہر کیف! جب اہل حضرت ستر کہہ رہے تھے تو معلیہ و بکشت پر پہنچے
 اہل مطرب کی نماز کا وقت ہو گیا، اہل حضرت سے اپنے ساتھ وائے مرید بن
 سے سٹل ہوا کہ نماز مغرب کیلئے جماعت بیت فارم پر حق کر لی جاتے، چنانچہ

پہاڑ میں بچہ مری گئیں اور لوگوں میں سے میں کا مضمون لکھ رہا تھا۔ وہ اسے
کھڑا کیا۔

اصلی حضرت جبرائیل علیہ السلام تھے، چنانچہ انہوں نے فرمایا کہ میرا مضمون
ہے، اور کرامت کے لئے آگے بڑھے اور پھر فرمایا کہ آپ سب لوگ میرے
اعتراف میں کے ساتھ نماز ادا کریں۔ میں شام کو نماز پڑھ کر اس وقت تک نہ
ہانسنے کی وجہ تک کہ ہم لوگ نماز پڑھنے سے ادا نہیں کر سکتے ہیں آپ
لوگ قطعاً اس بات کی ضرورت کریں اور جی بکس میں کے ساتھ نماز ادا کریں۔

یہ فرما کر اصلی حضرت نے راستہ گزرتے ہوئے لوگ چاروں طرف
کھڑی، مغرب کے فرض کی جانب ایک رکعت ختم کر چکے تو ایک دم گاڑی نے
واسل (Whistle) سے آواز دی۔ بیٹے فارم پڑھ کر گھر سے دوڑے مسافر تیزی
کے ساتھ اٹلی اٹلی تھوڑے گاڑی میں سوار ہو گئے مگر آپ کے چپکے نمازیوں کی
یہ بدادعت چاروں طرف استغاثہ کے ساتھ نماز میں اسی طرح رہے مشغول رہی
اور ساری رکعت مغرب کے فرض کی یہ تھی کہ گاڑی نے آواز دی تیسری اور آخری
واسل بھی اسے دی مگر ہوا لیا کہ ریل کا انجن آگے کو نہ سرتا تھا۔ میں
(Mail) گاڑی تھی کوئی مسافر یا تیز گاڑی نہ تھی اس لئے اراخیہ اور گارڈ
سب پریشان ہو گئے کہ آخر یہ ہوا کیا کہ گاڑی آگے نہیں چلتی؟ کسی کی کچھ شش
نہیں آیا۔ انہیں کوئی بات کرنے کیلئے ڈرا لیا۔ نے گاڑی کو پیچھے کی طرف دھکیلا تو
گاڑی پیچھے کی سمت چلنے لگی۔ انہیں داخل ہو گیا تھا مگر سب اراخیہ اسی راہی کو

آگے کی طرف دھکیلتا تو راہی نہ رک نہ تھا۔

آخر اس کے میں انجنیں ہاتھ جو اٹھ رہا تھا، اپنے کمرے سے نکل کر
بیٹے فارم پڑھنے اور اس نے اراخیہ سے کہا کہ راہی کو گاڑی سے کاٹ کر
دیکھو یا چٹا ہے یا نہیں؟ چنانچہ راہی نے ایسا ہی کیا۔ انجن کو گاڑی سے کاٹ
کر جب چلا تو راہی پوری دھڑلے سے چلا، کوئی بھی راہی اس میں لغزت
آئی مگر جب ریل کے راہیوں کے ساتھ تیز نہ رہی انہی کو چلا یا گیا تو وہ پھر
اسی طرح جام ہوتا رہا اور ایک ایک بھی آگے کو نہ چلا۔ ریل کا اراخیہ اور سب
لوگ بڑے حیران دیے رہے کہ آخر یہ کیا ہو گیا ہے کہ راہی ریل کے ساتھ تیز
کرتے کہ انجنیں جا رہی؟

انجنیں ہاتھ سے گاڑی سے چھوڑ دیں۔ راہیوں کے قریب ہی کھڑا تھا
کہ یہ کیا بات ہے کہ راہی الگ کر دے چلتے لگتے تھے۔ راہیوں کے ساتھ ہزاروں
ہاتھ ہڑی پڑھام ہو کر رو رہا تھا۔ یہ اراخیہ اور مسلمان راہیوں کے ذہن میں
بات آگئی اس نے انجنیں ہاتھ کو تیار کر کچھ میں یہ بات ہے کہ یہ بڑا رگ جو نماز
پڑھا رہے ہیں، کوئی بہت بڑے بڑے ولی اللہ معلوم ہوتے ہیں۔ دینیہ اس کے
طاہر اور کوئی نیکی نہیں ہے۔

اب جب تک کہ یہ بڑا رگ راہیوں کی بدادعت نماز ادا نہیں کر سکتے یہ
گاڑی متعلق ہے کہ چلنے والے خدا تعالیٰ کی طرف سے اس ولی اللہ کی کرامت
معلوم ہوتی ہے۔ بس اب اس کے نماز ادا کر لے گا تو انکار ہی کرنا پڑے گا۔

انجمن ماسٹر کو یہ بات کچھ میں آئی اور وہ کہنے لگا کہ ہاشم بھی بات معلوم ہوتی ہے چنانچہ وہ ملازمین کی شہادت کے قریب آ کر کھڑا ہو گیا نماز میں اہل حضرت کا اور ان کے سر پر ہن کاں قدر استغراق مہارت اور خشوع و خضوع کا یہ روح پرور منظر دیکھ کر وہ سب حجاز پر اندھنگری کی باری کر رہا جن قبیح مکر و دھار اور قاری کا بھی مایہ قہور ہے کھلف اردو میں کلام کرتا تھا کہ گارڈ کے ساتھ اس کی یہ ساری گفتگو اردو ہی میں تھی۔

فرض اہل حضرت عظیم البیرت نے سلام پھیرا اور آواز بلند کر دیا شریف پڑھ کر امانت گئے میں معروض ہو گئے، جب یہ امانت فارغ ہوئے تو آگے بڑھ کر نہایت ادب کے ساتھ انجمن ماسٹر (انگریز) اسے اردو ہی میں عرض کیا کہ

حضرت دادا جلدی فرما تمہارے گاڑی آپ ہی کی معروض ہے عہادت کے سبب مل نہیں رہی ہے۔
اہل حضرت نے فرمایا کہ

بس ابھی نماز پڑھ کر ہم لوگ تھوڑی دیر میں فارغ ہوں گے اور ان شاء اللہ پھر گاڑی چلے گی آپ جانتے ہیں کہ یہ لڑکا وقت ہے کوئی بھی سوا مسلمان نماز قضا نہیں کر سکتا تھا اور مسلمان پر فرض ہے فرض کو کیسے چھوڑا جائے گا گاڑی میں نہ اٹھائیں جائے گی، جب تک ہم لوگ اطمینان کے ساتھ نماز ادا نہیں کر لیتے۔

انجمن ماسٹر پر اسلام کی روحانی حیثیت طاری ہو گئی، اہل حضرت اور ان کے سر پر ہن کے سکون کے ساتھ سب نماز پر سے حورج ادا کر لی اور دعا پڑھ کر فارغ ہوئے تو اہل حضرت نے پاس ہی کھڑے ہوئے انگریز انجمن ماسٹر سے فرمایا کہ ان شاء اللہ اب گاڑی چلے گی، ہم سب لوگ نماز سے فارغ ہو گئے۔

یہ کہا اور ان اپنے سب ہم جہیزوں کے گاڑی میں بیٹھ گئے گاڑی نے چلی دی اور چلنے لگی انجمن ماسٹر نے اپنے اعتبار میں سلام کیا، آداب عبادت پھر اس وقت سرسبز گاہ کے آگے اور الگ پہنچا۔

پھر کیلے گاڑی کے ساتھ اہل حضرت اور ان کے پانچہ سر پر ہن تو امیر شریف رات ہو گئے تھے انجمن ماسٹر سونے میں چڑ گیا، رات پھر وہاں نور و ہر میں رہا، میں کو نیند نہ آئی صبح اٹھا تو چارن اپنے ڈیمے کے حوالے تو کے اپنے دفتر کو لے گئے ان کے ساتھ حاضری کیلے امیر شریف کو بھی چلا، تاکہ وہاں اور گاہ خوب خوب لڑی تو اس میں ماسٹر ہو کر اہل حضرت کے دست مہرک پر اسلام قبول کرے۔

اب امیر شریف پہنچا تو دیکھا کہ دادا شریف کی بی بی بھائی مسجد میں اہل حضرت کا ایمان اٹھارہ دستہ اور ساتہ دستہ میں شریف اور ایمان میں ابھر رہے وہاں تمام انگریز بچے کرانے اہل حضرت کے ہاتھ پر دم لے رہے تھے کیا کہ نسب سے آپ معلمہ دانشمندی سے بھر

روانہ ہوئے ہیں اس میں اس قدر سہولتیں ہیں کہ مجھے کون لگتی آتی۔

آخر اپنے اطوار خاندان کے ہمراہ یہاں حاضر ہو گیا ہوں اور اب آپ کے اسے مبارک ہے اسلام قبول کرنا چاہتا ہوں آپ کی یہ دعائی گرامت دیکھ کر مجھے اسلام کی آسمانی مہر و کثرت کا یقین کامل ہو گیا ہے اور مجھے پتہ چل گیا ہے کہ اس اسلام میں اللہ تعالیٰ کا کھانا ہے۔

چنانچہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمہ اللہ کی سلفہ و پڑاوت میں اور بار خوب فریب نواز کئے گئے ہیں ان گرج کو اور اس کے اطوار خاندان کو وہیں لکھ پڑ چلا اور مسلمان کیا اور طوار اس کا دعائی نام بھی نوشتہ پاک کے نام پر عبد اللہ اور لکھا اس کا انگریزی نام داریت (داریت) اور وہ داریت صاحب کے نام سے مشہور تھا آپ نے ان کو مسلمان کرنے کے بعد مسلمان قرار دیا میں ایسا ہی کیا اور پھر ہدایت فرمائی کہ:

”بیشک ہمارے ساتھ کا خیال رکھنا نہ کسی وقت نہ چھوڑنا نہ گناہ نہ دہ کی پابندی بہت ضروری ہے اور اسباب موقع ملے تو حج پر بھی ضرور جانا اور زکوٰۃ اور اگر نہ دے سکتے تو اس کا خیال رکھنا اس لئے کہ اسلام کا پیغام آج بھی قرآن پاک سے ہر مسلمان کیلئے ضروری قرار دیا ہے اس لئے جن بھی اسباب جادو و ماہی دیکھ سکتے ہیں کہ مسلمان بن جائیں وہ بہت بڑی سعادت ہے۔ اب خود بھی قرآن پاک کی تعلیم حاصل کرنا اور اپنے تمام اطوار خاندان کو بھی قرآن پاک کی تعلیم دینا۔“

غرض آپ نے اسلام اس کے دل میں اتار دیا اور اپنی عارفانہ اہمیت لکھو سے اس کے حقیقی دل کو متفق رسول پاک (ﷺ) کے مہر سے پھر کر اس کی روح تک کو مبارکباد دیا اور اسلام کا شہادہ اور ان ہو گیا۔

اس ان گرج کے اس قبول اسلام کا یہ واقعہ اس وقت کا ایک اہم واقعہ تھا اس لئے کہ یہ ان گرج کوئی معمولی آدمی کا ان گرج نہ تھا بلکہ ایسے گروہ کا طوار تھا جس کے بہت سے اطوار ہندوستان میں اور اسی طرح انگلستان میں مہذبہ جلیلہ پر فائز تھے اعلیٰ علم اور باوقار تھے اور عیسائی مشن کی بڑی سرپرستی کیا کرتے تھے۔ ان ان گرج کے مع اطوار خاندان مسلمان ہونے لے اس واقعہ سے عیسائی مشنریوں کے جرمہ میں بھی مل پڑ گئی۔ لہذا یہ کہ وہ میدان میں ان کی بولی ہوئی بھاری سلیب کی اس بلی کی پٹھانی گھرے گھرے ان کے پادری بکھلائے۔ یہ کیا تم اقتدار و متعلقہ؟ پھر اس کو اس ان گرج نے یہیہ کہ نہ انہوں نے تیار نہ لکھی پھر اسلام کی بڑی خدمت کی وہ قرآن کریم ختم کرنے کے بعد ہندوستان سے وطن واپس لوٹ گیا اور وہاں ہمارا اسلام کی خدمت کیلئے جھٹک ہو گیا اعلیٰ حضرت عظیم الشان کی دوسری کمر بستہ اور عارفانہ جن جن لکھتے تھے اس کی بھاری کاپیات دی گئے آج سے مغل و اعلیٰ سنی ائمہ اعلیٰ علیہ وسلم کے کام کا آدمی بنایا و متعلقہ پکچھار دیا اور اس کا مصلحہ اسلام کا ختم ستون بن گیا۔ اس زمانہ میں ہندوستان

آستانِ خولجہ پر حاضری کا ایک اور ثبوت

سیدہ خولجہ فریبہ کو اعلیٰ ازمنہ دارضوان کے آستانِ عالیہ پر اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی نے حاضری دی اس حوالے سے ایک طویل واقعہ آپ کے ملاحظہ میں آئے گا۔ اب ایک اور شہادت درج کیجئے:

الحاج ۱۰۱۰ھ سید محمد فرقان علی رضوی پاشی کوئی تلمیذ آستانِ عالیہ امیر شریف نے ایک مضمون رقم فرمایا ہے جس کا مضمون ہے: "اعلیٰ حضرت کی والدہ نہ حقیقتہً سرکار فریبہ تو اس کے آستانے سے "موصول" نے اس مضمون پر کئی دلائل اور شہادیں پیش فرماتے ہیں اس کا کچھ اقتباس اس میں درج کیجئے آپ وقطر فرمیں:

"اعلیٰ حضرت جب زیارتِ حرمین شریفین سے بغداد و سکن و انیس قسریہ آئے تو بمبئی کی بغداد کو سید میر شریف خواجہ ہند کی یادگار دار میں حاضری دینے آئے ۱۰۱۰ انگن و اہلِ حقیتہ کے ایک امام اعلیٰ حضرت کو بکسر سے پہلے اپنے شہداء اپنے نسب پانچ گھر کو ان کے دار سے مشرف کرنے کی دعوت حاصل کرنے کا اصرار کرتا رہ گیا مگر آپ نے سارے حقیتہ و ممدوں کی حقیتہ پر حضرت سلطان المہند خواجہ فریبہ کو (برہنہ حقانی مراد) کے ساتھ اپنی حقیتہ سے متعلق کوترجی دی۔

پتا چلے گا اس کے بعد آئندہ کوئی تلمیذ سید حسین علی رضوی امیر

ایک بار وہ اعلیٰ حضرت کے دیکھ کر دعا کو میرے پاس بھی گئے انہوں نے اعلیٰ مرتبہ کتاب "دارِ پادشاست" کے صفحہ ۱۰ پر لکھا ہے کہ یہ حاضری انکی حقیتہ و حجت کی حامل تھی کہ سیدہ ام آستانہ ہرقا و سلطانہ امیر کے ہاں چائش کرتی رہی۔

امیر میں امام احمد رضا علیہ السلام خسروی نے سہ کارا اعظم حضرت خواجہ فریبہ کو اور ان کی گھر میں سے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کی یہ یاد حقیتہ و حجت کا یہ ثبوت ہے کہ درمستقر المظہر ۱۳۲۰ھ مطابق ۱۹۰۱ء ۱۰ ستمبر ۱۳۲۰ھ۔ ہم بعد کہ جب موصوف کا سوال ہوا تو انہیں یادگار خواجہ سے انعام خسروی ملا درکار کو معنی کے قلم حضرت سید حسین علی (علیہ الرحمہ) نے آپ کے ایصالِ ثواب کیلئے فاتحہ سیم (جیے کی لافہ) کی کمال سہائی قرآن قبولی ہوئی کا حقہ پر بھی لکھی آپ کے ارہائے کی ترقی کیلئے۔ جائیں ہوگی ان میں کافی اقرار شریک ہوئے۔ پتا چلے گا "اعلیٰ دارِ پادشاست" کے حوالے سے آج سے ترقی سے حال میں کی ایک تحریر ملاحظہ کیجئے سیدہ کا علی مرتبہ امام دارِ پادشاست شریفہ وقطر فرمیں:

"۲۵ ستمبر مطابق ۱۹۰۱ء ۱۰ ستمبر ۱۳۲۰ھ ۱۹۰۱ء کو وقت شب سید حسین علی صاحب ولہ سیدہ صدیق علی صاحبہ ایک جناب ثواب صاحب بہادر وانی ریاستہ جاوید و نظام دارکار کو معنی سرکار اعظم امیر شریف کے نام ایسے دارِ مصلحت حضرت قبلہ مولانا مولانا تھانہ عالمہ و شاہانہ صاحب

بریلی سے آیا، جس میں خیرین تھا کہ اعلیٰ حضرت قبلہ کا وصال ہو گیا، اس حادثہ
یوشن دیا کہ معلوم کر کے تمام سریدین و معتقدین کو براہ اور بکثارت جمع و اکثروا، اس
کا حال تو عالم الغیب ہی خوب جانتا ہے۔

اس حادثہ کی سبب اصحاب کو اطلاع دی گئی اور سید حسین صاحب نے
فائزہ خانم کو اطلاع کیا، اور کول برادر اور ۲۹ مصلو کو آستانہ عالیہ حضور انورؐ
کو انجان سرکار خود غریب نو از دین اللہ عز کے دروازہ پر جواب واقعہ اعلان
نواب برکات بعد نماز تک قرآن خوانی ہوئی، جس میں چند صاحب زادگان
چند مدرسین اور طلباء مدرسہ معینیہ صاحبہ مدرسین معینیہ اسلامیہ ہائی اسکول
شریک رہے، اس کے بعد اجمالی بے سوانح کا بعد صاحبزادگان درگاہ اعلیٰ
مقام فائزہ خانم کے واسطے شرفی دروازہ میں درگاہ اعلیٰ میں آخر تمام کیا گیا۔

اس وقت طاہرہ صاحبہاں نے گورہ کے حضرت صاحبہ میر سیدہ گرامہ
صاحبہ قبلہ مولیٰ درگاہ و درگاہ نظام صاحبہ سیدہ صوفیہ و عائشہ خیر شریفہ
پہلوانہ علیہ شریفہ تھے جبہ تمام تحریر تھیں وہ اس طرح اعلیٰ حضرت مسجد
مآقا حاضر ہو کر مولوی شہا احمد رضا صاحب قبلہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی
فائزہ خانم سرکار معظمہ شریفہ میں کی گئی۔ (ادبہ سکندری رام پور۔ سورہ
نہ لومبر ۱۹۲۱ء بمکوالہ راگہ و خوبہ بند میں امام احمد رضا کی حاضری میں ۱۱۰۱
میں سے ۱۱۰)

اداری رضا کی کو و تالہ رضا کا ہے
جس سمت چکے و علاقہ رضا کا ہے

نور فرما ہے اعلیٰ حضرت سر مسلک اعلیٰ حضرت کے معاملہ میں آتی
یہ سبب اللہ ہے ہیں اور ان سے دار کرنے کیلئے لاپرواہی نہ کرے ہے چہ
تجد یہ واقعات اس سال سے پہلے ہی معرشتی تحریر میں آچکے ہیں مگر اہل
اصناف اصحاب علم و دانش یکجہ، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کو حضور خود
امیر ہیں اور دیگر اہل رحول اور دایہ کے کام سے اس قدر محبت و عقیدت تھی
جن کے شہرہ و عزت و زرقش کی مصلوہ نہ کیا ہوں میں بھی ملتے ہیں۔

دربار خواجہ میں خواب کے دار بعد رضا کی حاضری

کار میں سے امام احمد رضا قدس سرہ کی دربار خواجہ طریب نو از دین
اللہ تعالیٰ عز و ارشاد و عوام میں بیداری میں حاضری کا واقعہ ہوا، صاحب
ادبہ کے ساتھ صاحبہ کے ہاتھ سے بھی ایک واقعہ خود امام احمد رضا کی زبان
سے واقعہ کر لیں، اصل و اس سے قبل یہ کہن نگین کر لیں کہ باور میں افکار
(راجہ ایوانی ۱۳۰۱ھ میں) جب اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ سیدہ
نور خیرہ نے از قدس سرہ کے واسطے مرید و عقیدہ خوب لکھی سلطان الشاہ کا
حضرت اکھام الدین اولیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت کے بعد سے بریلی

شریف سے پہلے تو پہلے بارگاہِ لیاقت پر کی خاک ہوئی مگر تین دن کے بعد وہاں سے واپس ہو کر مدینہ منورہ میں قیام کیا کہ عام فرمایا حضرت محبوب الہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بار پر بہار میں حاضری دے کہ ان کے فضل و راجح کی طرف متوجہ ہوئے اور ازراہِ محبت و شوق حضرت کی مدح میں شہادت کے کچھ اعداد کا نقشہ پیش کیا، جب کہ اس سے قبل کھڑے مقام کے سب آپ کی چشم مبارک میں صوفی آئینا تھا اور وہ بھی۔ الحمد للہ آپ کا یہ نقشہ بارگاہِ محبوب الہی میں قبول ہوا بلکہ حضرت نور محمد عربیہ نو قدس سرہ کی بارگاہِ اقدس میں بھی قبول ہوا اور حضرت خلیفہ سید امام احمد رضا کو اپنی زیادت نے انوار سے شرفیاب فرمایا، خواب ہی میں امام احمد رضا نے دولتِ خدیوہ کی خاک کو اپنی آنکھوں میں لگا کر انور پیر سے پرل لیا مگر کیا تھا وہ نہ صرف عرض ہو جائیں وہ تکلف طاری و معالجات کے بعد بھی ٹھیک نہ ہوا تھا اس خاک پاک کی برکت سے اور ہو گیا اور وہ کافر ہو اور بتائی بھی ہو گئی ہو گئی۔۔۔ اب امام احمد رضا کا حضرت خلیفہ کے فیض و برکات و شہادت سے کھرا کر مات اور ان کی بارگاہِ لیاقت کا عزت الہیہ کا شکر لیتے۔

آپ اپنی کتاب مستطاب کچھ محترم شہداء و ائمہ میں فرماتے ہیں: "میں نے کہا، یہ اس پاک تربت کی خاک ہے جس کی برکت ہے اور حضرت خدیوہ کی یہ بندہ کوئی حضرت محبوب الہی کی خدمت کی بدولت ہے۔" نور فرمایا حضرت خلیفہ قدس سرہ کی تربت کو "پاک تربت" سے

تعبیر فرمایا کہ فرمایا کہ "یہ حضرت خدیوہ کی بندہ کو لای ہے۔" اس مقام پر وہ اشکوں میں یہ بھی اعتراف کیا ہے کہ:

"حمد للہ اور میرے خواب، کچھ اور حرم میں میں لہذا ان تکلیف ہوئی۔" اس کے علاوہ حضرت خلیفہ قدس سرہ اعجاز کی شانِ عظمت و کبریا اور انوار و اعتبار کو پڑنے والی لہذا ازراہِ اچھوتے اتھا میں یاد کیا ہے اور مثلاً حضرت خلیفہ کو "حضرت کارساز" لاکام پڑنے والے حضرت کے الشب سے یاد کیا ہے اس کے فضل ہی آپ کی شان میں خلیفہ عربیہ نواز سلطانِ اہلبند و دولت کی جیسے عظیم القاب صلیہ قرطاس پر لائے ہیں، پھر ان کے نام نامی امام گرائی کے ساتھ "قدس سرہ العلی" کا معانی ہند استعمال کیا ہے جس کے معنی ہیں "ان کی بلند روح مقدس رہے۔" کہیں قدس اللہ سرہ (اللہ ہی کی روح کو مقدس رکھے) کا جملہ لایا ہے جو کہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ (اللہ تعالیٰ ان سے راضی رہے) کا۔

انچھوں کے خواب کا معاملہ یہ ہے کہ آدمی کسی بارگاہ کا خواب ہوتا ہے تو خواب میں بھی اس بارگاہ کو جلوہ گر کرتا ہے، امام احمد رضا قدس سرہ کے بارگاہ بھی ایسا ہی ہوا، انہوں نے حضرت خلیفہ قدس سرہ اور اپنے سلسلے کے شیخ طریقت صاحبِ ابرکات حضرت شاہد برکت اللہ ماریجی ولی قدس سرہ کے حواہج و انوار کو خواب میں دیکھا تو ان کی طرف پاؤں کے بل لایا جسے جگہ سر مقدس کو قدم خانہ رکھنے یعنی قدم کی بجائے سر کے شیخ و حاضر دار عالی ہونے اور اس اعلیٰ

اگر آپ کو یہ شریعت کی عاصی میں بھی انہوں نے طغیانا دکھا اور دوسروں کو بھی
اورں دیا ہے اسی نے کہا ہے:

حرم کی زمیں اور قہر کے چٹا اسے سر کا موقع ہے ہوا ہلے والے
جواب جھکا سر والا کہ جس میں ہوں گلی و بارخ کا
گلی زخم مصطفیٰ (ﷺ) ان کا پاک دیا ہے

ان کلمات کے بعد آپ آئے اس خواب کے اصل واقعہ کو ملاحظہ
کیجئے رہے "بجز عظیم" کے نظم کرنے کے دوسرے کے طور پر امام احمد رضا قدس
سروا نے درج کیا ہے آپ فرماتے ہیں:

"لما بعد اگلے سرکار خوبہ سب کوئے کا در یہ عبد مصطفیٰ احمد
رضا حمیری نئی فکلی کا در یں کالی برائی باللہ تعالیٰ اس کا سرکار گن مولیٰ میں
فرماتے:

عرض پر ناز ہے کہ قلعے نے ہوا مبارک واقعہ ۱۳۰۷ھ میں سرانجام
لہذا رت، حضور پر نور صاحب فضل عالی سلطان المشائخ محبوب ربی علیہ
الرحمۃ اھیر (استغفری) ان پر رہ گیا ہے پڑیاں رضا مستحب ہوئی کی تریا رت
کے قصد سے برائی سے ہذا رحال (اسرار) گم کے بارگاہ و قیامت پر کی خاک
ہوئی کی زمین دن بعد ہاں سے دوا کی تہ کر شہیدان آقا و ولی میں قیام کا حزم
کیا اس سے دوسرا لیں میری دافنی آنکھ میں کھڑے ملاحظہ کے باعث کہو
فضل آگیا قنار اول نے کہا آنکھ کی خطا و صفا کی امید پر دوائے عظم کیلئے

جیسیں کے پاس رجوع کیا جا سکتا ہے میں نے ولی کا حضور و جلال کیا رہیں
چاہیں ان تک پہنچا رکھو اس کی گناہیں بھی دھو نہائی (کولی پو پڑیاں گلی دلی یا
سلطان المشائخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضل و راجح کی جانب توجہ کی ناز و
محبت و حقوق حضرت کی مدح میں چند اشعار لکھے:

رات کے وقت آپ سر نکلتے لکھنا: بلند آگلی اب خواب مجھے
کس دروازے سے اور کس بارگاہ میں لے گیا ۱۳۰۷ھ میں ایک درگاہ گن جنت
نشین مقسم ہے، جس کے خواب میں مسند ہے اور تہلی میں ایک درگاہ ہے،
بلند سہ کے سر و سب و پس پہنچا تو اس احاطے میں تین تہ نہیں نظر آئیں۔
قلہ کی جانب حضرت کا رسد، خواب غریب نواز سلطان الہند،
اورش ملی، قدس سرہ و اعلیٰ کا حرام ہا امتیاز ہے اس کے پیچھے ایک ہاتھ کے
فاسٹے پر ایک ایسے چاند کی منزلی ہے جس کی تابندگی سورج کی طرح ہے،
مجھے آفتاب اور وقتہ چاشت اور چاند آپ سورج کے پیچھے آئے یعنی
اور چاشت کیلئے والے صاحب برکات سید شاد برکات اللہ بارہوی درون
دور ملک القوی کا کھنوں برکات مرقد مبارک ہے، اس کی پشت پر ایک
اور قبر ہے جس میں نہ کھنوں کا۔

سر قضیہ کو قدم بالا، اب کیلئے کے قریب ہوا تو دیکھا کہ پہلے
خوبہ بارگاہ کا حزار پاک ہے جس پر پائے چھو گیا اب کیا دیکھتے ہوں کہ
مرقد کا چاندی صہ پاک ہوتا ہے اور حضرت خوبہ ان کے اوپر قبور و آرام فرما

جس باجم مبارک کھلی ہوئی ہے قوی و متاثر اور اقامت شخصیت ہے نہ کہ سرخ ہے ساتھ ہی ایک وجہ یہ جو کہتے ہیں کہ یہ بھی میاں ہے۔ انھیں کشادہ دماغی کے بال میلہ و سلید، عیب سے دور رکھنا سے بھرپور است مبارک ہے۔ یہ تو ہو کر وہ اور اپنے آپ سے بڑھ گیا جو خاک پا جو حصار کے چاک ہوئے میں رہا ہوئی تھی۔ پھر سے اور انھیں کھلی، بکری، تھو اپنی خوش قسمتی پر غار کرنے لگا اور سودا کھف کی علامت شروع کر دی اور ان کے سجدہ کے پاس پتھر کا چوڑی عداوت پر ترش رہا جو کہ نماز کا حجت ہے اور اس شخص نے عداوت کا وہ گھول دیا، میں نے اپنے دل میں کہا: یہاں اللہ ایک بڑھ و یک توبہ کے سامنے قرآن کی عداوت میں مصروف ہے۔ ان کے دل پر کیوں کر ہو سکتا ہے ان لیل کا دل میں آتا تھا کہ حضرت خویہ قدس اللہ سرہ نے اب اللہ سے یہ قسم کی شے بنی نمایاں ہو جاتی ہے، گویا مجھے اشارہ فرما رہے ہیں کہ انھیں چھوڑ دو تم چھوڑ دو اور وہ اسے اللہ ان کی بات کا سمجھنا چاہتا تھا، اس انکسار کی عداوت نے میرے دل سے ان ترش رویوں کے انکار کی کٹی مڑوی۔

اب مجھے یاد ہیں کہ ابتداً خدا من الملک و حمة و ہی لہا
عن اقرلا و ضللا (الفہم آیت نمبر ۱۰) کہ پہلا تھا۔

(۱) کہ وہ اب کہتا ہے کہ اس نے اسے اس کا کام میں نہ لے کے اور اس کے سامنے کرنا (الفہم ۱۰)

و ملکم من رخصتہ و یھینہ لکم من اقرکم من القلا (الفہم آیت نمبر ۱۱) کہ میری آنکھ کھلی گئی اور وہ اب بند ہو گیا، اللہ اللہ باوجود خواب دیکھنا اور مرض میں نمایاں تکلیف ہوئی۔ میں نے کہا یہ اس پاک تربت کی خاک ملنے کی برکت ہے اور حضرت خویہ کی یہ بندہ ہو جی حضرت محبوب الہی کی خدمت کی بدولت ہے۔

خیر اول بوش میں آیا اور خدا کا فی کمالے فیض کرنے آنکھ سے دیکھ لیا اور آنکھ پر آکر دایا تو کوئی چہرہ ہو گا اگر اب بھی میرے عین میں اضافہ نہ ہو میں اصرار کہ اس سے اصرار کی طرف انہیں اور کوئے قومیت کی خاک پر جان کر گر میں اس کے بند یہ فہم مبارک کہ جسے جان بدار حسن رضا غاں حسن حسین من اکین (مسیحیتوں سے محفوظ رہیں) نے نام چاہی اکبر اعظم (۱۳۰۲ھ) سے موسم کیا، بہت کم وقت میں تیار ہو کر میرے لئے فرحت بخش ہو گیا اور گاؤں کے پاد و عداوت سے یاد و طبع رضوان اللہ سے حسن قبولی مطلوب اور متوقع ہے۔ و سلا رضی عنہ کاس الکرام نصیب (گر بیوں کے ہام سے دشمن کو بھی بیکہ حاصل جاتا ہے) (۱۰)

(۱) اصرار اب کہتا ہے کہ ان کی خدمت سے اس کا کام تھا۔ یہ کام میں نہ لے کے اور اس کے سامنے کرنا (الفہم ۱۰)

(۲) کہ اس میں اس کا کام تھا۔ یہ کام میں نہ لے کے اور اس کے سامنے کرنا (الفہم ۱۰)

طہل الہی و معنہ رحمت پائی سے انہوں کو ایمان

خواب دکھایا جاتا ہے اور شیطان کے تسلط کے سبب وہ گور خواب جلتا
دیکھنا صلیحین کو روئے سال سے گواہا جاتا ہے مجدد اعظم امام احمد رضا اور امام
صالحین امام طحطا نے یہاں دلائل کے کلین میں سے تھے سچ عور اٹھتے تھے
اسی لئے انہیں بہت سے اوقات میں اچھے ہی خوابوں سے گواہ کیا گیا وہ شیطان کا
خواب ساز بھی ہے اور ساز بھی وہ واقعہ تو جی ہے، اقد کے مطابق انہیں
خواب کا روضہ عجیب و غریب نشان کی شکل میں دکھایا گیا ان کے علیہ مبارک کی
تھیکہ اسی طرح متوازن قدر و قامت خواب وہ بہت اور مسین و جنس پیر سے
مہر سے کے ساتھ زارت کرائی گئی جس طرح حضرت کی شخصیت ہے۔ "عاشق
مبارک کھلی ہوئی ہے توجہ دیکھو اور ہر کامت شخصیت ہے۔ رنگ سرش ہے
آنکھیں کشادہ و باز کی کے بال سیاہ و صلیب سے اور ایمان سے ہر پیر
ذات مبارک ہے۔"

کیا خواب ایسا ہی اٹھ و غصہ ہے احمد پان خدا خواب میں بھی قرآن
مقدس کی تلاوت کرتے نظر آتے اور جہاد دیکھنے و یہاں ہی پاتے ہیں، دیکھتے تو
اسی خاک کہ تہجد پاک آنکھوں میں ادا نصیب ہر قسم ہو گیا اور درجہ عظم سے
آرام مل گیا یہاں ہی لئے تو ایک بریل کی حلقی دہل لئے کہلا

نہو آرام جس بیار کو سارے سال سے
اٹھائے جائے تو ہی خاک ان کے آستانے سے
(عاشق رسول جلال مسلمان حسن و صافی و غلی)

ایک اہم سوال اور اس کا جواب ہے۔ "تجلی معظم" کے بیان کی مذکورہ

مبارک کے جہنم کے بعد اسی ذہن پر ایک سوال اٹھ کر سامنے آتا ہے کہ
امام جلیلہ اہل حضرت قدس سرہ کو سلطان المشائخ محبوب الہی حضرت
عالم الدین مولانا قدس سرہ کے اور ہاں میں حاضری اور ان کی شان اقدس
میں دشمنی کی صورت میں قرائع حلیہ سے خوش کرنے کے بعد سلطان الہند
حضرت خلیفہ عربیہ توحید علیہ الرحمۃ و الزمواں کے خواب نبیوں و برکات سے،
اور ان کے حواری اور ان کی پاک نئی اپنے چہرے کا نماز و اور آنکھوں کا سرسبز
لہا تو مرض عظم سے نہایت دلگاہی مل تو پتا ہے یہ تھا کہ اس وقت نبیوں و
برکات سے کرتے اسے اور حضرت توحید نبی عن مولوی کی شان اقدس میں
ایک قصیدہ کسی اشعری کسی اور دوسرے نام سے قصیدہ فرماتے، جبکہ حضرت
توحید کی کرامت کا مظہر کرتے کے بعد ہی قصیدہ لکھنے کے لئے ان کا دل
جوش زن ہوا تھا اور خدا کا الٰہی تھی کہ اسے امداد ملتا تو نے حضرت توحید کی
کرمت کو آنکھ سے دیکھ لیا اور آنکھ پر آ کر ملا، ان کے لہجہ و برکات اور ان
کے تعظیمات و کرامات پر تیرا اچھا پتا لگی ہو چلا اگر حضرت توحید قدس سرہ
سے محبت و عقیدت رکھتے اور ان کے لہجہ و برکات اور کرامت کا مظہر کرنے
سے ہر روز امام احمد رضا کے دل میں ان کی شان اقدس میں قصیدہ خوانی کا
فرق ہو جاتا تو نے کے جہاں غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ کی
ہر وقت کا شوق ہو جاتا ہو گیا اور دل و دماغ اور قلم برآں پانک غوث اعظم

ایک وجہ کی عزید وضاحت : لہذا اسے سرکارِ لوری بنایا جس قدری
نے یہ واضح کیا تھا کہ حضرت توحید قدس سرہ سے تعلق اگر وہ اس قدر کا کوئی
مختصم قرآنِ حیدیت نہ تھی مگر اس سے لازم نہیں آتا کہ وہ اس قدر مضامین
اشعار کی صورت میں حضرت کی شاکستہ نہ کی ہو، کیونکہ ممکن ہے کہ اس کی
شان میں قصیدہ و شمس کی اور وہ سچ ہے۔ لہذا وہ ہو سکتا ہو، کیونکہ امام احمد رضا
کے یہ آثار مائل و کتب اب تک نہ چھپ سکے مثلاً آپ کی تصنیف لطیف
"سلسلۃ مصطفیٰ فی طریقت علی انوار" کے اس کے مختلف مقامات پر ملتے ہیں
اس کا ایک نسخہ جامع شریف کے ایک صاحب کے پاس موجود تھا جہاں کہ
حضرت کی مثنوی شمس پر بھی جامع شریف لے راقم الحروف سے
فرمایا مگر وہ بھی دوسری کتابوں کی طرح ہمارے حلقہ میں کوئی نہ ہو گئی
اور آج ایک بھی نسخہ اس کا نظر نہیں آتا، اسی طرح حضرت توحید علیہ السلام
اور ایاہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شانِ اقدس میں جو حضرت کے اشعار آپ نے
تصنیف فرمائے وہ دستیاب نہیں، اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے حبیب، امن و امن
کے طریقہ صاحب کو اس کی تکمیل کے حلقہ بنائے دل کی صداقت لے اور
اسے اور دیگر محققوں کو اس کے مائل کا نظر عام پر لائے گے اسبابِ قیام سے
فراموش نہ ہو۔

ہمارے مدنی کی تالیف "تجلیہ عظمیٰ" کی ایک عبارت کے درج ذیل
ترجمہ بھی ہوتا ہے : ہم شیوخ کی خوش قسمتی سے "اکسیرِ عظمیٰ" کی یہ شرف

ایک سوئس (۱۹۳۰) سال کے عمر ورنڈ کے بعد صدرِ اعلیٰ مولانا محمد احمد
مصباحی، مدیرِ سرکارِ ملتی اعلیٰ حضرت مولانا اسرار علی قادری بریلوی،
دوسرے شریعت مولانا محمد امین نعمانی، امامِ اعلیٰ بنایا، علی لوری صاحبان کی
کوششوں سے پہلی بار جو طبع سے آراء سے ہو کر حضرت عام پر آئی ہے اس میں
ایک مقام پر امام احمد رضا سے عبارت کے ساتھ لکھا ہے کہ
"میرے کلام کی چار جگہیں کم ہو گئی ہیں۔"

انہی پر ہند ہو تو درج ذیل اقتباس کو یہ نظر کر لیجئے : جس میں چار
جگہوں کے کم ہونے کی عبارت کے ساتھ یہ بیان ملتا ہے کہ حضرت کے علم
کرنے کے واسطے سے آپ کے ظاہر و باطن پر بھی خاصی روشنی پڑتی
ہے، آپ کتابِ مذکور میں درج فرماتے ہیں :

"پس بھی کبھی مجھ کو ان خدا کی حدت کا شوق چلو گلن ہوتا ہے، جو بے
وجہ فکر خدا کو چاہتا ہے، بندہ عرض کرتا ہے کہ اسے کچھ اور محفوظ رکھنے
کی فکر نہیں ہوتی، بہت ایدہ ہوتا ہے کہ مثنوی اور مثنوی پر لکھنا ہوتا ہے، یہاں تک
کہ مثنوی، لوری اور اوراد و تحفہ مات کی چار جگہیں کم کر دیا کہ ان میں اور لکھنا اس سے
آزاد ہوں کہ جو کچھ رقم ہو گیا، وہ انکار، اللہ و خروج اس کثیر القیامت کے لئے
و کات میں بہت ہو گیا، میرے اعمال سے باز جانے والا نہیں، خواہ میرے
ساتھ رہے یا نہ رہے۔" اعلیٰ عظمیٰ جرم میں اور اس میں حضرت امام احمد رضا سے
مدعی جرم : یہ ضمیمہ مولانا محمد احمد نعمانی، شمس علیہ السلام، اعلیٰ عظمیٰ جرم کی

خواجہ ہند "شہید گویاں جناب" ہیں: حضور خیر

غریب نورانی اللہ تعالیٰ منہ ہمداء اعظم امام احمد رضا کی تحریر میں "تولید ہند" اور عبد کیوں جناب "ہیں۔ قیدہ اسیر اعظم" لفظ ہمداء اعظم موصوف نے اپنے آقا سید حضور خیر نور غوث و عظمیٰ الدین بیرونی رضی اللہ عنہ کی مدحت میں کہا میں قلمبند فرمایا ہے۔ ان میں انہوں نے حضرت غریب نور ان کو ان دونوں خطاب سے یاد کیا ہے۔ تولد ہند اس کے معنی ہوئے "ہندوستان کے تولد" یعنی غیر تقسیم ہندوستان کے آقا مولوی، جناب کے معنی ہیں "جائے پناہ" اور "غیر گویاں جناب" کے معنی ہیں "اصل ستارہ کا پلندہ" یا مقام و مرتبہ رکھنے والے جائے پناہ یا شاہ "کیونکہ" گویاں "اصل ستارہ کو کہتے ہیں جو ساتویں آسمان میں ہے اور انکی ساتویں آسمان کو بھی "گویاں" کہا جاتا ہے۔ کہہ کر زمین کی تعمیر کی جاتی ہے تو ہر ملک و خطہ ارض کی زندگی ستارے کے حصے میں آتا ہے اور ہندوستان کی طوٹ قسمتی ہے کہ یہ کافی باندھی پر رہے والے یعنی ساتویں آسمان کے ستارے "ذیل" کے حصے میں آتا ہے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ و تولد غریب نور رضی اللہ تعالیٰ عنہ "غیر گویاں جناب" یا "حضرت غریب گویاں" کہہ کر یعنی اصل ستارہ کا پلندہ یا مقام و مرتبہ رکھنے والے یا شاہ سے یاد کر کے یہ اعتراف رکھتے اور مردوں کو بھی یاد کرنا چاہتے ہیں کہ

حضور غریب غریب نور لعل الہی و عنایت نبوی سے ولایت و حقیت کے نہایت بلند مرتبہ پر فائز ہیں اور ولایت و خطبہ ہند آپ کو پہنچی گئی ہے، اسی لئے معذرتوں سے یہ اعلان و خاص عام کی زبان پر ہے۔

"ہند کے غریب نور سے تولد"

بلکہ دیگر "غیر گویاں جناب" کہہ کر اور پلندہ یا شاہ نور کا اصل سے تعبیر سے کہ امام احمد رضا قدس سرہ و غریب غریب نور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاں سے جس سے انکی نظیں گرا کر چاہتے ہیں کہ تار سے حضرت تولد کی شان نہایت بلند و پاک اور ارفع و اعلیٰ ہے۔ اس طرح سب سے بلند آسمان میں رہنے والا ستارہ "ذیل" پلندہ والا ہے۔ ہر اسی پلندہ یا شاہ ستارہ کے حصہ میں آئے والے ملک و ہندوستان کے اللہ سے تولد پاؤں ہیں۔

اب "اسیر اعظم" کا وہ مدیہ شعر مدح خط لکھنے اعلیٰ حضرت قدس سرہ و اعلیٰ حضرت کہیں ہیں شعر

بہر ریاست خواجہ بہار و عبد گویاں جناب

"مل علی عسی و دسی" گویاں جناب کا قول

ترجمہ اسے نمائے عظم ہندوستان کے تولد اور اصل ستارہ و جہاں پلندہ والا مقام و مرتبہ رکھنے والے یا شاہ و پلندہ والا ہے اس لئے آپ کے قدم کیلئے "مل علی عسی و دسی" (پلندہ میری) گویاں اور سر سے سر پر آپ کا قدم نہ لگاتے یا شاہ آپ ہیں۔

اور ہمہ گواہ بننے کی وضاحت کرتے ہوئے اس شعر کے تحت
"یہی معظم شرف اسیر اعظم میں رقمطراز ہیں:

"تکلف: یہو پادشہ خلیفہ ہندوان اتر، بقول: یعنی اس عالم میں "خلیفہ"
ہندوان "اور "عہدہ گواہ بننا ہے" سے سیوا معین الحق والحدیث پانچویں اجیری
(رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اور (مصر) میں مورخین اللہ "کیوں بننا ہے" کی مناسبت
مہاں و ہندوستان ہے اس لئے کہ گواہین کی جو تقسیم مشہور و نہاد ہے،
اس میں "ہندوستان" کیوں (آج کل) عظم کے ساتھ راضی کے لئے ہے
آتا ہے" (ترجمہ اہدات قاری)

(یہی معظم شرف اسیر اعظم امام احمد رضا صاحب بریلوی۔)

تشریح: انجیل الہامی بہار گواہ اعظم کے حوالہ پر اسلمہ سے صریح ہے اور
یہاں بھی سلطان الاولیاء حضرت ابوہریرہؓ کو رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کو نام بطبقہ اعلیٰ حضرت کے "سیدنا" (ابوہریرہؓ) سے "معین الحق"
والحدیث "لاحق" اور حدیث میں "حدیث" والے اسے یاد کرتا اور اس کے
نام باقی ائمہ گرامی کے ساتھ دعا ہے بلکہ "رضی اللہ تعالیٰ عنہ" اور "آخرت
سلطان الاولیاء" کے ساتھ ان کے حقوق و محبت کا پتہ دیتا ہے، مگر یہ کہ کسی بھی
شخصیت کا نام بار بار تکرار کرنا ایسا عظیم القیادت و عظمت سے یاد کرتا اور
بار بار اس کی مدح و تہلیل کرنا ایک عارف و مجاہد حق کا کام ہو سکتا ہے۔

ان شخصیات کی روشنی میں عدل و انصاف کی نظر رکھنے والے قلب
سلم کے مالک قادری اور پانچویں (نور قادری اور رضی) حضرت خلیفہ عظمیٰ کبک
حق پر بھی گواہ گواہ گواہ کے گواہ بطبقہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا
عاشق رسول کا نام ہے جو کہ آں فی آں میں حسین سیدنا غوث اعظم اور
سیدنا خلیفہ غریب نورانی رضی اللہ تعالیٰ عنہم بلکہ تمام آل رسول ﷺ اور تمام
اولیاء اللہ عز و جل و رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مراد ہندوان "ان کے شیعہائی و
لہائی" ان کے مدح و تحسین اور ان کی بارگاہ کے مقرب اور ان کے نزدیک
اور ان کے "ان" میں ہوا ان جو ہاں بارگاہ کے آداب سے آشنا ہو کر ان کی شان القدس
میں ایسے ایسے القیادت و عظمت والے ہیں جو ایک محبت لہر، عاشق رسول
اور فدائے آل رسول کی شان ہو سکتی ہے، لہذا اس واقعہ کشاں پر کسی طرح
کا اصرار نہ ہو خود کو اور الزام نہ دہرائی دنیا و آخرت نہ یاد کرتا ہے، مسلمان
کی شان قبول ہے کہ ہر گنہگار گناہگار اور حق اللہ و سرے گناہ سے چٹا ہے۔
خاص طور پر ملانہ کی ہدایت مودہ حق سے ایف اور نور، چٹا ہے، مگر کسی اس کا
رہی اور انہماک، اور دل و احوال چٹا ہے، وہاں سے کہیں "انجیل" اور
عظیم القیادت و عظمت والے بطریق اللہ "لا پادشہ گناہ سے بچ رہا ہوں
گناہ گوار ہے" کو خوش نظر کرتا ہے۔

کلام رضا میں ذکر خواجہ:

اس میں کوئی شک نہیں کہ سرکار اعظم حضور خواجہ غریب نواز عظیم الدین چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سرکار بعد از حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فیوض و برکات سے حظ وافر پایا ہے، دیکھو کہ صوفیہ کرام اور علمائے ادوی الاحرام نے اپنی مشہور تصانیف میں اس کا بار بار ذکر فرمایا، اور گھانے قدوری راقم الحروف نے بھی اپنی تالیف ”مقام لحوت اعظم اور امام احمد رضا“ میں اس کو ثابت کیا ہے، لہذا امام احمد رضا نے اس شخص میں اشعار کی صورت میں بھی کئی مقامات پر دبیر اور چشت کا ذکر کیا اور اس طور سے شہنشاہ دبیر خواجہ بعد از رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خوبیاں کا اعتراف فرمایا ہے، ملاحظہ ہو۔

حوزہ چشت، بازار اوراق، دبیر

کون کی گشت پہ رسائیں صلاحتی

یہ چشتی، سمودری، شکتی

ہر اکہ تیری طرف آگے ہے یا غوث

بہر پایت خواجہ امدان، شریکیں و سائب

”علی علی بنی امی“ گوچرآن خاقان قوی

(مداحی شریف، دبیر اعظم)

ابن خواجہ کے بعد بھی اگر کوئی ہے کہ اہل حضرت امام احمد رضا نے اصلاً اشعار کی صورت میں حضرت خواجہ کی تعریف کیوں کی؟ آخر ہی کی صورت میں کیوں کی؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ جناب اعظم کی صورت میں کوئی تعریف کرے یہ بڑی صورت میں، بہر صورت تعریف تہت عقیدت و محبت کا اظہار تو ہے، یہ کسی کتاب میں لکھا ہے کہ تعریف صرف نصیحت سے ہوتی ہے، یہ کہاں لکھا ہے اور کس نے کہا کہ کسی سے محبت و عقیدت کا اظہار ہی وقت ہوگا؟ جناب اشعار ہی کی صورت میں ہو، اگر ایسا نہیں، یہ تو بے ہر وادیات ہے، بے بنیاد قول ہے۔

حدیث شریف میں ہے: ”تُحَلَّى أَحْمَدُ عَلَى سَائِلِ الْوَسْطَى مَحْمَدٌ اللَّهُ فَهَوِ الْقَطْعُ لَوْ كُنَّا قَالِ“ (ابن ماجہ) کی شان کام ہے اللہ کی حمد سے شروعات ہو، انھیں دے برکت ہے، اور ساری طرف عالم دین صاحب نے اپنی مشہور کتاب ”کافی“ کے شروع میں اور امام بخاری نے اپنی حدیث کی مشہور کتاب بخاری شریف کے آغاز میں یہی کلام ذکر کیا ہے، ان کے بعد اسی ”اکبر“ قرآن میں نے حدیث شریف کے خلاف کیوں کیا؟ آغاز کتاب میں ”الحمد لله“ کلام کیوں نہ آیا؟ علمائے حدیث اور علمائے فرائض کا جواب یہ ہے کہ اپنی کتابوں میں لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی حمد جان کرنا کسی انسان سے زیادہ ہے اور کسی چیز میں حدیث شریف میں ہی اکرام و تکرار ہے یہ کہاں لکھا کہ قرآن میں ہی حمد کی کلام نہ ہو، وہی سبب ہے کہ اللہ کی حمد نہ ہو؟

ضروری ہے؟ حدیث تو مطلق ہے مگر قسم کی قید کیوں؟ آپ متنبہ نہیں تو کوئی زبان سے ہی تھا اور اسے تو نہ گورہ نہ نہت پاؤں کرنے والے ضرور ہوگا۔

پھر امام بخاری اور علامہ ابن عساکر نے اگرچہ قرآن اور احادیث کا ذکر نہ کیا مگر ان جیسے محدثین پر انگوٹوں سے یہی امید ہے کہ انہوں نے زبان سے ائمہ ضرور یاد کر لیا ہوگا۔

امام احمد رضا کے معلق اب یہ مواخذہ بھی صاف دیکھ لیا ہوگا کہ جب کسی بزرگ کی تعریف و توصیف بیان کرنے کیلئے زبان سے تصدیق و محبت نہ رکھنے کیلئے اور اس کے ائمہ کیلئے نظم میں ہونا ضروری نہیں مگر کافی ہے تو اگر امام احمد رضا نے نظم کی صورت میں قصود خویہ طریقہ کو لڑکی بدعت و شایان نہ بھی کی ہوتی تو لڑکی کی صورت میں آپ کی کتابیں قصود خویہ کی تعریف و توصیف سے ہمراہ ہی پڑی ہیں جیسا کہ پہلی ہوئی۔ جیسے امام احمد رضا شامیہ اہل حق بدعت بریلوی اور مولانا عبدالحی دہلوی کی علمی کمزوری سے بہت متاثر ہیں اپنی تصنیفات میں جا بجا ان کی عبادتیں نقل کرتے اور ان کی بدعت و متاعیل کرتے ہیں مگر ان کی شان میں صرف ایک شعر بھی حدیثی پیش میں نہیں ملتا تو کیا کوئی یہ کہہ سکے گا کہ امام احمد رضا ان سے محبت نہیں کرتے تھے بغیر کہہ سکتے تھے؟ (اصحابِ اہل حق) اعتراف بھی کرنے والے کہ مفر ماؤں سے ہاتھ تو کوئی نہ کیا جناب! تصدیق و محبت کے لیے قرآن کا ہونا ضروری ہے؟ کیا کوئی دلی میں محبت رکھے اور زبان سے اپنے محبوب کا ذکر نہ کرے تو

کافی نہ ہوگا؟ کیا اس کے ائمہ کیلئے اشعار کی صورت میں ہونا ضروری ہے؟ کیا لڑکی صورت میں جذبات محبت کا اظہار نہیں کر سکتی؟ اہل حضرت امام احمد رضا نے تو نہ گورہ نہتوں سے حضرت ابوہریرہ کو توبہ یاد کیا، جو حضرت نے اس کے قاتل کو بھی تے کیا وہاں کی بدعت نہیں معلوم مگر ماضی میں اس کی گمراہی نہیں تھیں امام احمد رضا تو بہت اونچی شان والے ہیں ان کے برادر عوام و استاد انہیں مولانا حسن رضا قدس سرہ کے ایک شعر کے مثل آپ کوئی شعر خوب صاحب طبع لکھ کر ان کی شان میں کہہ دی؟ کیونکہ وہاں اشعار کے گرد و قوس میں مقبول ہے اور اچھے فعلی میں ایک خاص اور سزا میں مقام پر اس کا تہہ لگے۔

خواجہ احمد دور بار ہے اہل حق

بہی محروم نہیں مانگنے والا حیرا

مزید وضاحت:- "مقامِ ثبوتِ اعظم اور امام احمد رضاؒ کی دینی اہمیت اور امت سے بھی بلند ہوا اہل حق و صالح اور کسان سے آئے ہے جسے کسی سال مل جائے تو اسے علامہ کا قیام ملاحظہ ہو۔

"مجھے خوب یاد ہے کہ چند سال قبل بعض کم عقلوں نے اپنے قصور و غم کے سبب سید اہل حضرت محدث بریلوی قدس سرہ کو بھولے سے اللہ میں بکھڑا چھوڑنا شروع کیا تھا اور یہ اعتراض کیا تھا کہ کیا وہ ہے کہ امام احمد رضا نے ثبوتِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذہنیت تعریف و عظمت بیان کی

ہے مگر ان سے بھی زیادہ معقول اور معجزین فضلِ غوث و رضا کیلئے تسلی بخش جواب یہ ہے کہ یہ مجدد و عظیم امام احمد رضا لدنی سرورِ عہد تھے سیدنا غوثِ عظیم رحمی اللہ تعالیٰ حد کے اس میں بھی ہے اور بچے مرید، صاحب و مکرِ قادری تھے اور مشائخ کی طرح آپ کا بھی مشرب تھا کہ سب تک مرید اپنے شیخ کو اپنے لئے زمانے کے تمام بزرگوں سے افضل و اعلیٰ نہیں جانتے تھے۔
پانے کا امام موصوف کو اس حسنِ عقیدت و ارادت نے ہر مؤخر فیضانِ غوثِ عظیم سے سیر ہو کر کیا اور دنیا کو یہ معلوم نہ ہو کہ حضرت سیدنا غوثِ عظیم نے اعلیٰ حضرت کو کیا دیا اور اکتفا نہ ہو ان سے اعلیٰ حضرت نے کیا لیا مگر ان کا حضور معلوم ہے کہ انہوں نے آپ کو اپنا نائب رکھا کہ آپ غوثِ لدنی سے مشہور نام کر دیا ماسبق مصطفیٰ کر دیا یہ مجدد و عظیم بنا دیا یہ حضرت زائدِ علوم کا نام بنا دیا اور صرف حضرت نہیں زمانے کا "اعلیٰ حضرت" بنا دیا۔ اور قدرت و ذکا شعاری کا تقاضا ہے کہ جس کا کھانے اس کا کمانے۔ اسی لئے اعلیٰ حضرتِ قدس سرہ نے دنیادہ و مشائخ میں حضور پر نور سیدنا غوثِ عظیم رحمی اللہ تعالیٰ حد کی تعریفیں زیادہ کیں اور ان کے مقابلے میں دوسروں کی بہت کم جاس تکملہ طحاوی کا اعتراف ایک جگہ یوں کرتے ہیں۔

من ملک پروردگارم، شیر مادر خودم
نه از دست قهر بخش ملک تو، ای قوی

”نہیں قصہ کلام اہل دین میں محبوب الہی نہیں مروت کی خدمت میں حاضر ہونے اور کھانا کھانا خدام کو کھانے کا حکم فرمایا خدام نے جو کچھ اس وقت موجود تھا ان کے سامنے رکھا میں نے اس کے لیے دو کھانا اٹھا کر پیچھا کیا اور کہا یہ کھانا اور حضرت نے اس کا شاندار حرکت کیا کچھ خیال نہ فرمایا خدام کو اس سے ایسا لانے کا حکم فرمایا خدام پہلے سے ایسا لایا تھا میں نے کچھ پیچھا کیا اور اس سے بھی ایسا کھانا حضرت نے لے لیا اور اچھے کا حکم دیا بعض انہوں نے اس کو داری پیچھا کیا پھر اس سے بھی ایسا کھانا اس میں اس قصہ کو کہہ چے چاہے دیا اور کان میں ارٹا اور فرمایا کہ ”یہ کھانا اس مردار میں ہے تو ایسا کھا جو تم نے راست میں کھایا“ یہ سنتے ہی قصہ کا حال خیر ہو اور لو میں شیخ عاقب کے بعد ایک مرد اور ان میں میں کہنے سے چائے تھے اتفاقاً اس کا گوشت کھا کر آئے تھے بقدر حضور کے قدموں پر براہ کھم لے اس کا سر اٹھا کر اپنے سینے سے لگایا اور یہ کچھ کھوٹ لیا تھا اور فرمایا اس وقت وہ وہاں میں داخل کرتا تھا یہ کہتا تھا ”گو“ میرے سر میں نے مجھے موت دلائی“ حاضرین نے کہا آپ خوفِ الہی کچھ تھے اور حضرت کا ہلکا ہوا ہے یہاں تک تو آپ اکل خالی آئے تھا کہا ہے آپ قبر پر حاضر ہو کر مر گئے تھے یہ فکر کی جاتی تو حضور کیوں اٹھ رہا تھے؟ وہ ان فکر کا اور ہے اس کا حضرت نے کہا یہ حق کہتا ہے اور فرمایا ”یہاں اور یہ کہنا اس سے نکلو“

[illegible]

اس واقعہ میں مراد ہے کہ حضرت محبوب الہی حضرت قدس سرہ فرما کر
نے حضور خدا کو کہ چنے سے دعا کر بہت ساری نعمتیں عطا کریں مگر ان نعمتوں
میں صاحب نے ایک مرتبہ بھی حضرت کی تعریف نہ کی اور فرمایا کہ اللہ کیا چکا ہے
اور ہر شے کی تعریف کی اور انہیں کا شکر یہ دعا کیا اور حضرت نے ان کے
اس فعل کو برائہ نہ پایا بلکہ اسے سراہا اور آپ مریدین میں ان کے اس دعا کو
نماز کیا اس سے واضح ہوتا ہے کہ یہ حال میں مرید کو اپنے ہر شے کا شکر یہ
دعا کرنا چاہئے اور اچھے اچھے اپنے شے کی کوہ کرنا چاہئے اور جو نعمت بھی کسی
کے اور یہ سے ملے اسے اپنے حق کی عطا کرتا چاہئے یہی جو سیدنا علی
حضرت سے کیا ہے اس لیے دل یہ کہتے کہ تجھ پر ہوتا ہے کہ ادب مریدین
لیکھنا ہوتا ہو کوئی امام امام رضا سے لکھے۔

چند مرتبہ مجدد الملوک حضرت عالم نام احمد رضا قدس سرہ فرماتے دوسرے
سلسلے کے مشائخ کی تعریف اور منقبت خواہی کم یا جان کر کے اور سیدنا
نور محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شاکھوں زیادہ کر کے رحمت و ارحمت کا معنی
اہل عرفہ کے دل میں رائج کر دیا ہے۔ چنانچہ رحمت کے معنی کی وضاحت
کرتے ہوئے ایک لکھتے ہیں۔

"رحمت اسے کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے ایک مرتبہ اس ادب رہے تھے حضرت شہر علی اسلام ظاہر ہوئے
اور فرمایا کہ ہاتھ لکھو کہ کہتے کمال لوں "ان مرتبہ نے عرض کی یہ ہاتھ
حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لکھو میں نے لکھ دیا کہ یہ دوسرے

کو نہ دیا کہ حضرت شہر علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسلام ظاہر ہوئے لکھ دیا
حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسے اور ان کو کمال پایا۔

حاضر کرام و مشائخ صوبے و ممالک ہندوستان و دارالعلوم فرماتے ہیں
یہاں ہندوستان و ایلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ دعا آپ کی عظمت اولیاء میں
انہی سے کہتے لکھا، میں نے ان کو یہ دعا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لکھی۔

نور محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نور محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ

جواب کا دوسرا سلسلہ آنے دیکھا یہاں ہے کہ کرام مسلمان خواص و

مقام اپنے ہی کو نہیں علی اللہ تعالیٰ علیہ و آلائہ و سلم کی رحمت و رحمت ترپا
جان کرتے ہیں اور دیکھنا کہ کرام ہندوستان اسلام کی رحمت کرام یا جان کرتے بھی
ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلائہ و سلم کی رحمت و رحمت کے ضمن میں یہ
اسی لئے کہ ہم رسول و جبرائیل صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلائہ و سلم کے اتنی اور غلام
ہیں اور اس لئے کہ ان کا مرتبہ و عظمت و شان و رحمت سب سے اعلیٰ و
افضل ہے۔ لیکن انہوں کو جو علما ان سے علما ائمہ کے فضل سے دوسرے بھی
ہاتھ لکھ لیا نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلائہ و سلم کی رحمت و رحمت
اصلاً کرتے ہیں اور خوب کرتے ہیں اور دوسرے لکھ لیا کہ کرام ہندوستان اسلام کی
رحمت و رحمت میں سے دوسرے لکھ لیا نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلائہ و سلم کی رحمت و رحمت

میں حاضر تھے عرض کی، مجھے اپنے بھائی کی اداوت کا شوق ہے، منور نے ایک
 شیشہ سامنے رکھ دیا اس میں گلاب کی قطرے لکھ آئی کہ، انہوں میں لکھی اداوت
 فرما ہے، میں دیکھ کر (سند کے پاس) دو جدول (نال) آکر پہنچے۔
 (یعنی ہرگز کیا نہیں پہنچا، بلکہ جب شریعت و طریقت کے سند صلیبہ نمونے
 اعظم کے پاس آئے انہیں سے فیض حاصل کرنا انہیں کی اداوت کا شوق رکھو)

پھر یہ بھی سوچنے کی بات ہے، جو فی الواقع اور مستحق فی
 حقہ اللہ اور اللہ جب بھی نہیں تفریق کو سہلے اپنے ہی گلاب اور سند کے حق میں
 و حسب اعلان رہے گا اور حسب نہیں، یہ طوطی ہے، لکھے یہ اعظم ہوا ہے کہ ہمارے
 گمراہوں اور بدو کے ہندوں نے دہپ پر دیکھا کہ سلسلہ کا سر پر دروضہ کو
 خوب خوب فروغ حاصل اور ہاتے اور جال والے، اور صوفی گھروں اور دہلیہ
 زمانہ کا زوال ہوا جا رہا ہے تو انہوں نے یہ شوشہ چھڑا کر اس کے سبب اپنی
 حضرت کی شخصیت اور مسئلہ اعلیٰ حضرت پر انکار اللہ تعالیٰ بیکار نہیں پاسکتا
 ان کی جھوٹ اور مامور مامور ہوا جائے گی۔

ہدائی کی تائیدی، کنز عبد العظیم عربی و فارسی کے قلم سے

چلتے چلتے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمہ اللہ کے زمانہ "میدان الموات" کی
 جان ناساں اسات" کی ایک عبارت پھر اس پر (کنز عبد العظیم عربی و فارسی) مرحوم
 بریلی شریف کا تبصرہ بھی ملے گا کہ دیکھو۔

آپ قنبر از جہا

"حضرت امام احمد رضا قدس سرہ العزیز کا یہ فقرہ ہے کہ، اب تو اعلیٰ حضرت کو
 کے تعلیم اور فقیہ کی بات حضرت امام احمد رضا قدس سرہ العزیز کا یہ فقرہ ہے کہ، اب تو اعلیٰ حضرت کو
 کہ کہ حضرت امیر ابو اعلیٰ قدس سرہ العزیز کا یہ فقرہ ہے کہ، اب تو اعلیٰ حضرت کو
 لغرض حاصل کے حضرت غوثیہ بزرگ، یعنی انہیں سے فیض حاصل کے لغرض و تصرقات
 کی مزید تصدیق کرتے ہیں۔

"معاذ اللہ! اعلیٰ حضرت میں اللہ تعالیٰ کی قدس سرہ العزیز کا یہ فقرہ ہے کہ، اب تو اعلیٰ حضرت کو
 از آج اب اس کا یہاں ہے" (کنز و رسم یہ جلد چہارم)

یعنی حضرت غوثیہ میں اللہ تعالیٰ کی قدس سرہ العزیز کا یہ فقرہ ہے کہ، اب تو اعلیٰ حضرت کو
 حاضر ہو کر متوجہ ہوئے اور اس کتاب سے ہر بائیاں اور فاضل حاصل کئے۔

تیسرے حضرت امام احمد رضا باری قدس سرہ العزیز کا یہ فقرہ ہے کہ، اب تو اعلیٰ حضرت کو
 غرض کہ از رحمہ اللہ تعالیٰ حق کے حوالہ پاک لی، حاضر ہی وہی، انہیں حضرت
 غوثیہ سے بڑی حقیت و حقیقت تھی، وہ ہر کار غوثیہ کے لغرض و تصرقات،

تصریحات و تصرقات اور کرامات بیان کرنے ان کی اہمیت و بزرگی ظاہر
 کرتے ہیں، حوالہ غوثیہ کہ کتابت احیاء میں لکھا کرتے ہیں، انہیں

سلطان اللہ اور یہ کہ تو بھی کہتے ہیں، اے

اجمیر مقدس میں شہزادہ اکبر حجۃ الاسلام کی حاضری

الغیر مقدس میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کے شہزادہ آنکھیں چھ
الاسلام مولانا مفتی حامد رضا قدس سرہ نے بھی حاضری دی ہے جیسا کہ
”تقیات چھ الاسلام“ کے ص ۱۱۳ پر ان کے عہد انجم حوالہ دی موجود ہے
اس کی تصدیق درج کی ہے۔

اہلی حضرت کی طرح حضورؐ پر سلام اور حضور متقی اعمم قدمت
 اور مرحوم کو بھی ان حج و سلسلوں کی اجازتیں حاصل ہیں جس کا تذکرہ
 "اخبار الاحیاء" میں ہے۔ اور یہ طہرات بھی اپنے خلفا کو اور سلاسل کے
 ساتھ سلسلہ چشتیہ پر و چترہ کی اجازتیں دیتے تھے۔ برکت الہیہ اسلام آباد
 و طہرات نامہ عثمانیہ نظر ہے جو انہوں نے مولانا سید ریاض الحسن جوہر پوری
 (علیہ الرحمہ) کو عطا کیا۔ فرمایا اس میں صراحت ہے کہ "میں نے تجھے
 سلسلہ قادریہ وغیرہ کے ساتھ سلسلہ چشتیہ پر و چترہ کی اجازت دی ہے۔"
 خلافت ہند کے پتھلی میں ملاحظہ ہے۔

شہزادہ اعلیٰ حضرت حضور ملت اعظم کی دربارِ غولپہ میں حاضری

الحاج مولانا سید فرقان علی رضوی چشتی کبری شخصیت سادات عالیہ امیر
شریعت اپنے معقولانہ مسائل و نقطہ نظر از حیث
و اختیار و ادنیٰ حضرت سید احمد رضا سند سرکار مفتی اعظم ہند علیہ السلام

[illegible][illegible]

مذکورہ نکالت نامہ پر جن اکابرین علماء و مفتیان نے دستخط فرمائے
اور تحریر و کلامت کی ہے۔ ان میں سرکار محقق اعظم پندرہ مصطفیٰ رضا خاں
صاحب، علیہ اعلیٰ حضرت برہان ملت مولانا مفتی برہان الحق صاحب قند
علیچ رہی، پانچ ملت مولانا حبیب الرحمن صاحب انزیر مولانا غلام جیلانی
میر علی صاحب اجاز مولانا رحمان رضا خان نور مسطور مفتی اعظم پندرہ مولانا
ابراہیم خان رضا خان، تاج الشریعہ حضرت مفتی اختر رضا خان صاحب
الحسن علیہ السلام، حسن زکات آبادی صاحب مفتی، حبیب علی ناٹا، و غیرہ۔
مید صاحب موصوف نے فقہانہ اعلیٰ حضرت حضور مفتی اعظم پندر
کے جس نکالت نامہ کا تذکرہ کیا ہے وہ درج ذیل ہے۔ جس پر حضرت کے
ساتھ اور ان کی علماء کے دستخط ہیں۔

نکالت نامہ علماء

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ بحمدہ و تعالیٰ علیٰ رسولہ الکریم
الحمد لله وكفى والصلوة والسلام علی حبیبہ مولانا و سیدنا
محمد بن المصطفیٰ و علی آلہ وصحبہ اُولی الصلوٰۃ والسلام۔
خوینہ گوارا کا سلطان البلد خواجہ فریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی
اقتداء اقدس مرید خواجہ غلام سامی ہے۔ انکی وہ امتحان فقہ سے پہلا

۱۔ اوتھان کی ادارتی شریف میں ۱۳۴۹ھ بمطابق ۱۹۳۰ء

سلطنت زمانہ نکالت نامہ طور پر حاضر ہوا ہے۔ یہ تحریر انکی برادران علماء
نوبہ گوارا کا ایک ولی التہد رشی بندہ مولانا کاوشی حسین پندرہ کرتے ہیں، احکام
آستانہ کرب لاہور جناب مولانا عبدالکاشم مفتی صاحب، مولوی مکمل پانچرو
کی نکالت سے حاضر آج تین ہزار پانچ اور شش تمام فقہات مند ان طریقہ
خوینہ گوارا کا نشان و شہرہ دے اور ان اعلیٰ ملت کا کسان دے اے لڑکا ہوں کہ وہ انکی
مکمل پانچرو و صاحب قند کی تائیدی مولوی عبدالعلی صاحب رضوی دے اے ملت
کی نکالت سے حاضر و نشان پندرہ فیض، انکے ساتھی اس میں اور پندرہ نکالت
حاضری کا ان سے تعلق رکھیں۔ انہ جہاں مل باقی ہے۔ یہ گوارا نوبہ فریب نواز
رضی اللہ عنہ کا سابقہ امتحان دے اے ملت و سات مت پر قائم ہے۔ آمین و صبا
ذلک علی اللہ بعزیز۔

مفتی مصطفیٰ رضا خان قادری ثقلی

۱۔ اوتھان کی ادارتی شریف میں ۱۳۴۹ھ

محمد بن الحق قادری رضوی مولوی ایوب رضی

محمد بن حبیب قادری ثقلی

محمد حضور علی ناٹا قادری رضوی ثقلی

ان کے بعد ایک اور نکالت نامہ انکی برادران علماء
و درج ہے جس پر پندرہ اعلیٰ حضرت مفتی و ائمہ رضا خان و غیرہ دستخط ہیں۔

خاتمہ مجملہ آل رسول نور شہزادگان بقول کی حدیث و عثمان

اصل حضرت امام احمد رضا سید من اللہ تھے سیدہ امی سے امی
فریادوں کے باعث ہوئے کہ آپ کو "ایضاً من آیت اللہ" اور "نحوہ کا جن
تجوید رسول اللہ" کے پر وہاں تقاب سے پڑا گیا جاتا ہے، ایسا انسان ہر
جہت سے کامیاب و کامران رہتا ہے مای لئے آپ کی زندگی کے تمام
گوشے لیاہت روشن و صاف دکھائی دیتے ہیں، عشق کی جہت سے دیکھئے تو وہ
اپنے رسول من انسانیت ﷺ کے ایسے ہر وہ خواہ ہوئے کہ ان کے تمام
صاحب کرام، اہل بیت عظام، اہل الہدایہ و ہدایان کے اور کے تمام کاموں کے
بھی عاشق و شہداء بن گئے، عاشق صادق نبوی ہے جو اپنے محبوب کی ہر ادا
کے ساتھ ہر اس چیز کا بھی محبت ہو جائے جسے کسی جہت سے بھی اس محبوب
سے لہجہ حاصل ہو جائے، یعنی محبوب کی طرف ہر چیز میں بھی مہربانی ہو
گئی، دوست محبت کی نظر میں محبوب و پند و اندرز اور اہل احترام ہو گئے،
اپنے محبوب کے شر و مسکن کو پھر اور اور اور اسے بھی محبت و اہمیت کہتا
تھی کہ ملک کو پھر یا کو بھی پدم لیا کرتا ہے جیسے عشق نمازی کرنے والا ہے
کسی کو اپنا محبوب رکھتا ہے تو اس کے مال باپ، برائی، بدی، غریب و اقارب
ہر اس کے ویر سے بھی محبت کرنے لگتا ہے، محبت کا کرشمہ تو دیکھئے: راقم
نے کہیں پڑھا تھا کہ سلطان المشرقاں محبوب امی حضرت امام الدین امین
رحمہ اللہ تعالیٰ من ایک بار ایک سکہ کو بہت بڑا رحمت کی نگاہ سے دیکھتے تھے

اور کافی دیر تک اسے دیکھتے رہے، کسی نے سوال کیا، اس کی وجہ کیا ہے؟
فرمایا: اسی سکہ رحمت کا ایک کتاب ہے۔ شمس حضرت ادا فریادیں گئے حضرت
رحمہ اللہ تعالیٰ مدد کے یہاں تھا، وہ ان کے دہار، بے لادوں پر جا کر تھا،
اسی لئے اسے محبت بھری نگاہ سے دیکھ رہا ہوں۔
عشق یہاں سے آگیا ہوئے ایک ایک اور عاشق دل میرے عشق
کے انداز پر یا کو ملا جھ کر لکھتے۔

راج سے دیکھیں کہ بعد جب امی عالی سے امام احمد رضا کی ملاقات
ہوتی تو فرماتے: عالی صاحب! کیا آپ نے میرا شریف بخلی کر سکا ہے؟
کہہ دیتے پڑا شریف امی؟ میں تو اس میں اب متاثر ہوں کہ قدموں میں
گرہا کرتے اور اپنے دونوں دونوں اس میں قدموں کو پام لیا کرتے تھے۔
یہ تھا اپنے نبی سے امام احمد رضا کا عشق و محبت کہ کسی کو از حد پند و
کے پاؤں بھی چوم لیا کرتے کہ یہ کو پھر جاہاں سے کس نہ لڑتے تھے، وہاں پہ
رحمت کا احترام۔

اور وہ ایسا مانع رکھتے تھے کہ سب لبر و لبر نہ لے پڑے اور اس کے
قدموں کو ہر روز اپنی دعا و تحریک کا سرمایہ رکھتے تھے مای لئے لب اللہ
ہے۔

رضا کسی ملک عزیز نے پاؤں بھی نہ لے

تھوڑے آؤ کہ انکار خانے نے لے چلے

امام احمد رضا محدث بریلوی کا یہی طبع و صفت سے سرشار دل و
دماغ تھا جس کی قیاد پر ان کا ہم نام ہی تمام گرامی و غریبوں میں بکھا گیا اور وہ
دعوت کے زبردست مبلغ و تعمیل و سرکاریاں و طبعی طور پر اس کا صوبہ شہر ہوئی
مرسان البلد، عاشق رسول، مدافع رسول اور مدافع آل رسول جیسے حق پرستوں کی
اقتادات و خطابات سے ہاتھ نہ پھانسنے لگے۔ وہ اسیٹھ اور تالیفوں میں نام
لکھوانے کا جذبہ نہ دیکھتے کہتے ہیں۔

بے طبعی و تعمیل و مدافع رسول و طبعی طور پر

حق پرستوں کا وہ صفت ہے جو اپنی ہی نہیں، دوسری کی نہیں

فخر آقا میں رضا اور بھی ایک معلم و مبلغ

میں لکھا کہ ان کی تالیفوں میں چہرہ و حیا

ایں امام احمد رضا کا یہی وہ صفت کمال ہے جس کی بنا پر ہی اگر ہم تھکے
کی شان اقدس میں حج و شہادت لکھنے والے طبعی یا مدعیہ اور سرخ
غزل خواں بھی انہیں پسند کر لیتے اور دودھ دیتے اور کہتے ہیں اسے رضا آقا
رسول پاک ﷺ کے مدافع پاک کا وہ صفت اور ان کی اقدس تالیفوں میں انہیں اس
کام کیلئے یہ یہاں نہ کر کے ہیں ان چشتیوں میں بیٹوں اور دست پر
کہ وہ صفت رب پاک ﷺ

اسے خداوند رب پاک ﷺ کیلئے

تذکرہ ہے جس میں سرخ غزل خواں ہم کو

پورے محال نہ کہ عالم سے ہزار ہا سال باغ و بہار نہ گئی، کیلئے کہ اس صفت
کے ساتھ رسالت خسان اللہ کی بارگاہ میں کہا نہ زبان و بیان کرتے ہیں
بھی کہتی ہے طبعی یا مدعیہ کہ رضائی طرح کوئی عمر نہیں
نہیں ہند میں وہ صفت شہر ہوئی تھی خوشی طبع رضائی جسم
حضرت رسول اور آل رسول ﷺ سے امام احمد رضا کے حقوق و صفت
اور کمال کا کیا کہا، انہیں نے بعض تالیفوں میں رسول کے نور و ہر رخ لایا اور
نور ہدایت سے سرشار کرتے ہوئے تالیفوں کو لکھا اور کیا تو کار تھے۔

تیری ہی نسل پاک میں نہ بچ بچے نور کا

تو ہے میں نور، حیرت اسب گم نہ نور کا

ان عاشق اور شہر علی آل رسول نے زندگی بھر آل رسول ﷺ کی
شمار لگائی کہ ان کا خادم بنے رہنا چاہتے تھے سرچاچہ بیات اور با صفت و آثار
سما و خواہ نور علی بریلی شریف کے آل رسولوں یا تہم مطلق کے ہوا
پھر شریف کے چشتی سادات کرام ہوں یا کابلی شریف کے گاوری
صحابت امام ہمدرد و مطہرہ کے شرفداران رقی ہوں یا جم پندرہ قندہ کے
آل اطہر یا سچے سچے شریفوں کے شرفداران رقی ہوں یا جم پندرہ قندہ کے
صحابت و خدمت کا تو کہنا ہی کیا، وہ خود اعلیٰ سے ہوں یا جم پندرہ قندہ
کے ان کے مدافع و مدافع قہر سے۔ انہوں نے رقی و رقی مہلک اعلیٰ
مرآت کے علاوہ دیکھتے ہیں طبع و صفت سے یہ اثر فی سہاں چھو بی

(قدس سرور اعلیٰ) کا نام احمد رضا حسن قدس احترام کرتے اور ان کے تعلق سے
 حدیث و سنن کی کتابوں پر لکھتے ہیں کہ ان کا تذکرہ ایک مقام پر
 واضح الفاظ میں ملتا ہے، حضرت سید احمد اشرف میاں یکتا چوہی علیہ الرحمۃ
 وارضوان کو اپنے جناب میں شامل فرماتے اور ان کا ذکر "الاستیعاب" میں
 کرتے ہیں اور محدث اعظم حضرت سید محمد میاں یکتا چوہی علیہ الرحمۃ کی بھی
 قرب قدردانی فرماتے اور کئی دیکھو، ہر محبت سے توڑتے، جس کا
 اعتراف خود احمد علیہ السلام نے حضرت سید احمد اشرف میاں یکتا چوہی علیہ الرحمۃ میں
 کیا، وہ یکتا اشرف ہائے اشرفیہ حضرت سید احمد رضا غلام بیانی علیہ الرحمۃ ہیں،
 امام احمد رضا مفرج ہیں، ان کا مرثیہ پچھلے ہیں کہ آپ کی نور آپ کے افراد
 خانہ کی شریعت نامور ہو جاتی ہے، وہاں کتب پر ہر گز ہر گز کہ وہ تعالیٰ کی
 بارگاہ اقدس میں دعا کرتے ہیں، ہاتھ میں سامنے سرکار ہائے شریف لے
 رہے ہیں، امام احمد رضا فرماتے ہیں "ان کی تحریف آدمی کی قاتل سنی تھی،
 میں نے ان سے بھی دعا کو کہا، انہوں نے بھی دعا کی، پھر کیا حق، فصل انہی
 سے طریقت ہاتھ لگ گیا، ہوئی (دیکھتے افسوس لا حسد وہم ص ۶)

حضرت سیدنا طوہرہ فریب تو ان کے کاموں کے غلام ان کے سلسلہ
 کے عظیم بزرگ صاحب سچ شامل شریف آل رسول حضرت میر عبد الواد
 چشتی بکرا می ہیں، امام احمد رضا ان کے اس قدر متفق ہیں کہ کئی اشعار ان کی
 شان میں کہہ گئے، ایک سید اور ولی اللہ کی دعا سے محفوظ ہوئے کیلئے

آپ بھی ان اشعار کو ان میں لکھیں

دعا، بی بی عرض کیاں ہیں

اللہ اعلم اعراضاں و احترام بکرام
 وہ دوزخ میں آوارگان و عیب غریب کیلئے
 میں و طوہری میں مگر خود وہ بکرام
 آمل چلک لگا کر میری جگہ لے
 طوہرہ و طوہری سے مجھے شام بکرام
 قاتلہ نصیحت بلکہ "کاباچ بکرام
 مرزا، یہ ہیں نصیر ایہ نام بکرام
 واکار تک ہیں ان کی گئی بہا نہیں کے
 اندھ ہائے مگر دعاں و دعاں بکرام
 کافی ہے اس آفتاب میں کی تو میں بلبل
 ساغر مارا میں میں سبہاے نام بکرام
 اسی لئے تو قائم المروءت ہے کہ تھا کہ امام احمد رضا ایسے سعادت مند
 موصوف بارگاہ ہیں کہ ہر سید اور خواہ مخواہ سنی ہو یا شیعہ اور ہر رئیس یافتہ خواہ قادری
 ہو یا چشتی، میر و دیو یا نقشبندی یا سنی و سنی کی تہذیب سب کا احترام کرتے
 اور ان کا نام بنانا اپنے لئے غرض نہیں سمجھتے تھے کیا اس عاشق رسول کے شجرہ
 شریف کا پد عانی شجرہ سادہ بنی کی گھڑوں سے توڑا، اور تو میں عرض پر ہر ہے
 وہ جہاں میں غلام آل رسول اندر حضرت آل رسول حق تعالیٰ کے واسطے

۱۔ ایک اور سچ میں حضرت علی رضا علیہ السلام کا نام لکھا ہے، یہ بھی ہماری دعا کی خاطر لکھا
 اور وہی حق تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان کے واسطے دعا کی جائے
 ۲۔ گستاخ کا نام میں نے لکھا ہے، یہ بھی امام احمد رضا علیہ السلام کی دعا کی خاطر لکھا
 ۳۔ میں نے حضرت علی رضا علیہ السلام کے نام لکھا ہے، یہ بھی امام احمد رضا علیہ السلام کی دعا کی خاطر لکھا
 ۴۔ گستاخ کا نام میں نے لکھا ہے، یہ بھی امام احمد رضا علیہ السلام کی دعا کی خاطر لکھا
 ۵۔ میں نے حضرت علی رضا علیہ السلام کے نام لکھا ہے، یہ بھی امام احمد رضا علیہ السلام کی دعا کی خاطر لکھا
 ۶۔ گستاخ کا نام میں نے لکھا ہے، یہ بھی امام احمد رضا علیہ السلام کی دعا کی خاطر لکھا
 ۷۔ میں نے حضرت علی رضا علیہ السلام کے نام لکھا ہے، یہ بھی امام احمد رضا علیہ السلام کی دعا کی خاطر لکھا
 ۸۔ گستاخ کا نام میں نے لکھا ہے، یہ بھی امام احمد رضا علیہ السلام کی دعا کی خاطر لکھا
 ۹۔ میں نے حضرت علی رضا علیہ السلام کے نام لکھا ہے، یہ بھی امام احمد رضا علیہ السلام کی دعا کی خاطر لکھا
 ۱۰۔ گستاخ کا نام میں نے لکھا ہے، یہ بھی امام احمد رضا علیہ السلام کی دعا کی خاطر لکھا

اہم آگنی ہے احرامِ نبوت کی تو اس کے جلوہ دے اور کارک کو مجھے
چلنے محبوب کے نامِ نبوت، وقت و حالت اس کے محبوبِ امت (یعنی آل
محمد، اکابر احرام مجھے، یہ دیکھئے رضا ربانیؒ اپنے محبوب کے نکاحوں اور ان
شہداء انہوں کے کعب پر چلنے نظر آئے ہیں، جو ان کے ہر پر ہمارے ہیں اور
اس روئے نکاحوں کو اپنے دل والی کی دیکھتے ہیں سدا صدقہ:

لب پہ گزرتے علم المصداغ کی دیکھ بھال سے اہل علم جس کا سامنا ہے
 بھلا ان کے کتب پاریٹ جائیں ان کے در پر جو سنا کرتے ہیں
 اپنے دل کا یہ ان کی ستارام ہو چکے ہیں اپنے انہیں کو لب کام
 لوگ ہے کہ لب اس در کے کلام بجا کر در در ارضا کرتے ہیں
 ان کے ہر دم ثابت چٹائی دور۔ ان کے در وقت حال کتب پاریٹوں سلام
 ان کے موتی کے کان پر گدازوں دور۔ ان کے اصحاب دست پاریٹوں سلام
 عشق نے اپنا بیٹو کیا نہیں گھیرا ہر طرف اس کے جلوں کی جاوڑی
 نظر آ رہی ہے اس نے اپنی کرتوں کے گلے بولے ہر طرف کھائے ہیں وہ
 نسبت کے احرام پر مجبور گردا ہے وہ عاشق بڑھتی ہے حد کی سر زمین
 قدم سے ملی چلا کر وہ نہیں کرتا سر کے فیلے کو اپنی قسمت کی ارب بندی کی کھو
 ہے وہ اس حرام پاک میں کچھنا ہے تو داری سے اپنے جوتے چل اپنے پاؤں
 سے اکل لیتا ہے کہ محبوب کی غلی کو اپنے جوتوں سے دھو لے لیتا عشق کے
 غلوں سے ہے
 غریب کی زمین اور قدم کھ کے چلنا اسے سر کا موقع ہے اوجانے والے

عروم کی زمیں اور قہر کہ کے پھان اوسے مرکب موقع ہے اوجائے ہائے

احقر ام سب سے کم تر ہوں۔ مجھے عظیم شہزادگان رسول کے قہر مار پروہ
ملوہ چلے آ رہے ہیں۔ اب بھی ان میں نہ توئی ہو چکے ہیں تو، بل گاڑی کے اگلے
پچھے یا سچے پاؤں سے جرح کمال لیتے اور اگلے میں رکھ لیتے ہیں۔

اس احرام نسبت کے حوالے سے دو اہل رسول شریف امام مسیحی حضرت خولہ، خرب قولہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے محبت کرتے ہیں کا نام لیتے، ان کے ٹھوس و روکات کا چرچا کرتے اور بھی ان کی بارگاہ میں ماضی و مستقبل میں فکدان کے پایہ کے ولی اللہ ہونے کے سبب سے بھی ان سے محبت کرتے اور ان کا احرام کرتے تھے۔

بہر صورت امام احمد رضا اپنے رسول صاحب کو اس مسئلہ کے
حقوق و محبت کے توسط سے ان کے تمام اہل بیت کرام، آل الہدیہ اور علماء و
مستخرج کی بارگاہوں میں نظر و حکم کی شکل میں غرض عقیدت پیش کرتے نظر
آتے ہیں۔ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی نعت و وصیت کے ساتھ ان تمام
محمدیوں کا بھی وہی دگر کسی نہ کسی طرح آپ کی حدائق بخشش اور دیگر کتابوں میں
ضرور ملتا ہے، خواہ ان کے مسند بیتوں یا خانقائی اہانت طرست و طریر اور انوار
ان کی اولاد و سیدنا امام حسن علی یا سید امام حسین اور انوار علی و محسنی الاولاد و رسول
عظمت و خورشید اعظم علی یا محسنی آل رسول طرست و طریر فرما ہے کہ لا رخصی اللہ تعالیٰ
معلم کسی ان کی مدح و ثنا کرتے اور کسی ان کو بدینہ نہ کرے کہ وہ محبوب و معزز
ہیں و داعی کرتے ہیں، اس شخص سے "شیتہ از طرفہ ہے" کے طور پر امام

اور خدا کے محمود نعمت و منیت "صالحی" کمال کے پندرہ اشعار کا اظہار کیجئے
تہذیب کی بہادری دیکھئے، موروہ کراچی و سول کی خوشبوؤں سے اپنے کام
وہیں کو مہل کیجئے۔

حضرت فاطمہ زہرا اور دیگر اہل بیت کی شان اقدس میں رباب بلی کی پس
کہتے ہیں

یاد آئے صنف، عظیمائے قدس بطیبت نبوت پہ لاکھوں سلام
عوان خیر و ازل سے ہے من کا قصیر ان کی سیادت طہیبت پہ لاکھوں سلام
اس قول بکر، پارہ ہستی کی جگہ جگہ آوازے عفت پہ لاکھوں سلام
سیدہ زہرا، طہیبت طاہرہ جان امی کی راحت پہ لاکھوں سلام

حضرات حسین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما
ایک سید تک مشابہ اک وہاں سے پاؤں تک

میں سچیں ان کے ہاموں میں ہے بنا لور کا
صاف شعل پاک ہے ہولوں کے گئے سے چراغا

خط تو ام میں لکھا ہے یہ "ورقہ لور کا
معدوم نہ تھا سایہ شاہ فقیریں ان لور کی جلوہ گرچی ذات سنیں

فقیں سے اس سایہ کے دھبے کے آدھے سے من پہلے آدھے سے سین
کیا بات رضا اس پندت کرم کی

لہذا ہے مٹی میں میں حسین اور حسن پھول

خاص شہزادہ رسول ایہ "حضرت امام بن رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وہ حسن لکھی، سیدہ اولیاء اب وہاں کرات پہ لاکھوں سلام
شہزادہ عابد زبانی گئی پائی کی مصرت پہ لاکھوں سلام

شہزادہ لکھنؤ قیام سیدہ حضرت نام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مہیبت
ان عہدہ دار، شاہ لکھنؤ تھا تان ۱۹۰۷ء فوت پہ لاکھوں سلام

وزار جگہ جگہ، شہزادہ شرف علی شہادت پہ لاکھوں سلام
یاد عہد کر، یاد عہد کر، یاد عہد کر، یاد عہد کر، یاد عہد کر

اے حسین اے مصطفیٰ زار عہد جان بے رہن راجہ جہاں نواز مریم دو بیاد اک
سیدہ حضرت خدیجہ الکبریٰ با حضرت سیدہ خاتونہ صدیقہ اور دیگر

صحابت امین رضی اللہ تعالیٰ عنہن
اہل اسلام کی مادران شفیق انہاں طہارت پہ لاکھوں سلام

سینا چلی ماں اکوٹ امن و امان حق گزار، فالت پہ لاکھوں سلام
جس صدیق آدم جان نی ان قیام رات پہ لاکھوں سلام

بھی ہے سوز و غور میں کی گواہ ان کی نور و صروت پہ لاکھوں سلام
شہزادہ بہر واد اور شہزادہ جہاں شہزادہ شہزادہ شہزادہ شہزادہ شہزادہ

جان نادران بد واد واد، حق کارین رات پہ لاکھوں سلام
وہاں میں کو جنت کا مژدہ ان مبارک ہوا عت پہ لاکھوں سلام

طہیبت اول حضرت ام کریمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سایه اصلی، مایه اصطلاحاً

یعنی اس لفظ الخلق بعد از اسل جاتی امینا اور ہر پانچ گھنٹوں سلام

عظیم الشان حضرت عمرؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

والہم جن کے لئے اچھا ہے شہداء ستر الی اللہ اوست حضرت پیدائش کوئی سلام

ادبیاتی میں داخل امام احمدی

عليه السلام حضرت عثمان ذو النورين رضي الله تعالى عنه

منظور قرآن کی سنگ بھی ۱۱:۱۱ نور عظمت ملائکوں کا نام

کون سے صاحب نہیں دیتی

فهرست اسامی مؤلفان و مترجمان

مرتباً در آنجا که میسر شود

وہ مہم جو اس وقت تک

شماره پنجم، سال اول، بهمن ماه ۱۳۲۸

اور یہ کہ ان کے لئے جو کچھ ہے وہ ان کے لئے ہے۔

بجایگاه شرکت امام علی (ع) و شرکت پیمانکاری پیمانکاران ایرانی

بدریغہ سے لکھا ہے کہ اس کتاب میں جو کچھ لکھا ہے وہ سب سچ ہے۔

الامام سرحدانی اور حضرت سید الامام ابی بصیر علیہ السلام کو سلام کی تمنا کرتے ہوئے

2000

في ابياد في كاد في شام بكون
عمره ثمانا وثمانين عاما

اسطریاتی بحث، ماحولیاتی بحث و اخلاقیاتی

شہزاد علیؑ کو ان غلامانِ سحر اسلام
دو ہی کاظم یہاں تاظم ہر اللہ ہو گن

طاسن صاسن بر شاہرمن لگاتار طاس

فہرست اوراق و رسائل نمبر ۱۰۷۲ اعظم سیدنا اشیع مہد القادری بیگانی قدس سرہ السامی کی

1.5.198

طریقہ عقیم و برائی و انکی

حیرت کا منہ چوڑا کر دیا۔ وہاں سے

رویا و حال احوال - کفر و الاغیرہ

الحمد لله الذي جعلنا من عباده المخلصين

[illegible]

فقد ركبوا سائر السفن فخرجوا من مرفأ القلعة وارتحلوا إلى بلادهم

وہی ہے جو ان کے لئے ہے

عاشق و زنی عاشق شاه ادراک

الحمد لله الذي جعل في كل شيء حكمة

استاد و سرور و صاحب دین و دینداران

کولہ شہزادہ علیہ السلام کا نام ہے۔

وہی ہے جو کہ ان کے لئے ہے اور ان کے لئے ہے اور ان کے لئے ہے

هو الطراز المستعمل في هذه المصنوعات

اس بات پر وہاں تہذیب کا بلی
ہم غفلت کا یہ غفلت کا
شہزادگان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سیدنا و برکات اللہ علیہ وسلم حضرت سیدہ خدیجہ
حضرت سیدہ آل رسول اموی، حضرت سیدہ ام
تو سیدہ ام

شماره گاه و گاه چاپ می شود

نوبہار طریقت چا اکھوں سام

شاہد برکات اے (ج) البرکات اے سلطان ہوا

بزرگ لکھنے کے بعد بزرگ ہندو اور

مشقی اے مقولہ عشق اے خوں بہا ہے گلزارِ است

اسے زچہاں گہریشہ جاناں واسطہ اوارکن

سید آئی محمد، امام ہارثیہ

سیدہ ابراہیمہ علیہا السلام

مجلس الشورى

1950-1951

... ..

[illegible][illegible]

پیشتر حضرت داؤد علیہ السلام

اے قیوم! اے رب العالمین! اے رب العزت والجلال! اے رب العرش العظیم! اے رب العرش العظیم! اے رب العرش العظیم!

1971, 1972, 1973, 1974, 1975, 1976, 1977, 1978, 1979, 1980, 1981, 1982, 1983, 1984, 1985, 1986, 1987, 1988, 1989, 1990, 1991, 1992, 1993, 1994, 1995, 1996, 1997, 1998, 1999, 2000, 2001, 2002, 2003, 2004, 2005, 2006, 2007, 2008, 2009, 2010, 2011, 2012, 2013, 2014, 2015, 2016, 2017, 2018, 2019, 2020, 2021, 2022, 2023, 2024, 2025, 2026, 2027, 2028, 2029, 2030, 2031, 2032, 2033, 2034, 2035, 2036, 2037, 2038, 2039, 2040, 2041, 2042, 2043, 2044, 2045, 2046, 2047, 2048, 2049, 2050, 2051, 2052, 2053, 2054, 2055, 2056, 2057, 2058, 2059, 2060, 2061, 2062, 2063, 2064, 2065, 2066, 2067, 2068, 2069, 2070, 2071, 2072, 2073, 2074, 2075, 2076, 2077, 2078, 2079, 2080, 2081, 2082, 2083, 2084, 2085, 2086, 2087, 2088, 2089, 2090, 2091, 2092, 2093, 2094, 2095, 2096, 2097, 2098, 2099, 2100, 2101, 2102, 2103, 2104, 2105, 2106, 2107, 2108, 2109, 2110, 2111, 2112, 2113, 2114, 2115, 2116, 2117, 2118, 2119, 2120, 2121, 2122, 2123, 2124, 2125, 2126, 2127, 2128, 2129, 2130, 2131, 2132, 2133, 2134, 2135, 2136, 2137, 2138, 2139, 2140, 2141, 2142, 2143, 2144, 2145, 2146, 2147, 2148, 2149, 2150, 2151, 2152, 2153, 2154, 2155, 2156, 2157, 2158, 2159, 2160, 2161, 2162, 2163, 2164, 2165, 2166, 2167, 2168, 2169, 2170, 2171, 2172, 2173, 2174, 2175, 2176, 2177, 2178, 2179, 2180, 2181, 2182, 2183, 2184, 2185, 2186, 2187, 2188, 2189, 2190, 2191, 2192, 2193, 2194, 2195, 2196, 2197, 2198, 2199, 2200, 2201, 2202, 2203, 2204, 2205, 2206, 2207, 2208, 2209, 2210, 2211, 2212, 2213, 2214, 2215, 2216, 2217, 2218, 2219, 2220, 2221, 2222, 2223, 2224, 2225, 2226, 2227, 2228, 2229, 2230, 2231, 2232, 2233, 2234, 2235, 2236, 2237, 2238, 2239, 2240, 2241, 2242, 2243, 2244, 2245, 2246, 2247, 2248, 2249, 2250, 2251, 2252, 2253, 2254, 2255, 2256, 2257, 2258, 2259, 2260, 2261, 2262, 2263, 2264, 2265, 2266, 2267, 2268, 2269, 2270, 2271, 2272, 2273, 2274, 2275, 2276, 2277, 2278, 2279, 2280, 2281, 2282, 2283, 2284, 2285, 2286, 2287, 2288, 2289, 2290, 2291, 2292, 2293, 2294, 2295, 2296, 2297, 2298, 2299, 2300, 2301, 2302, 2303, 2304, 2305, 2306, 2307, 2308, 2309, 2310, 2311, 2312, 2313, 2314, 2315, 2316, 2317, 2318, 2319, 2320, 2321, 2322, 2323, 2324, 2325, 2326, 2327, 2328, 2329, 2330, 2331, 2332, 2333, 2334, 2335, 2336, 2337, 2338, 2339, 2340, 2341, 2342, 2343, 2344, 2345, 2346, 2347, 2348, 2349, 2350, 2351, 2352, 2353, 2354, 2355, 2356, 2357, 2358, 2359, 2360, 2361, 2362, 2363, 2364, 2365, 2366, 2367, 2368, 2369, 2370, 2371, 2372, 2373, 2374, 2375, 2376, 2377, 2378, 2379, 2380, 2381, 2382, 2383, 2384, 2385, 2386, 2387, 2388, 2389, 2390, 2391, 2392, 2393, 2394, 2395, 2396, 2397, 2398, 2399, 2400, 2401, 2402, 2403, 2404, 2405, 2406, 2407, 2408, 2409, 2410, 2411, 2412, 2413, 2414, 2415, 2416, 2417, 2418, 2419, 2420, 2421, 2422, 2423, 2424, 2425, 2426, 2427, 2428, 2429, 2430, 2431, 2432, 2433, 2434, 2435, 2436, 2437, 2438, 2439, 2440, 2441, 2442, 2443, 2444, 2445, 2446, 2447, 2448, 2449, 2450, 2451, 2452, 2453, 2454, 2455, 2456, 2457, 2458, 2459, 2460, 2461, 2462, 2463, 2464, 2465, 2466, 2467, 2468, 2469, 2470, 2471, 2472, 2473, 2474, 2475, 2476, 2477, 2478, 2479, 2480, 2481, 2482, 2483, 2484, 2485, 2486, 2487, 2488, 2489, 2490, 2491, 2492, 2493, 2494, 2495, 2496, 2497, 2498, 2499, 2500, 2501, 2502, 2503, 2504, 2505, 2506, 2507, 2508, 2509, 2510, 2511, 2512, 2513, 2514, 2515, 2516, 2517, 2518, 2519, 2520, 2521, 2522, 2523, 2524, 2525, 2526, 2527, 2528, 2529, 2530, 2531, 2532, 2533, 2534, 2535, 2536, 2537, 2538, 2539, 2540, 2541, 2542, 2543, 2544, 2545, 2546, 2547, 2548, 2549, 2550, 2551, 2552, 2553, 2554, 2555, 2556, 2557, 2558, 2559, 2560, 2561, 2562, 2563, 2564, 2565, 2566, 2567, 2568, 2569, 2570, 2571, 2572, 2573, 2574, 2575, 2576, 2577, 2578, 2579, 2580, 2581, 2582, 2583, 2584, 2585, 2586, 2587, 2588, 2589, 2590, 2591, 2592, 2593, 2594, 2595, 2596, 2597, 2598, 2599, 2600, 2601, 2602, 2603, 2604, 2605, 2606, 2607, 2608, 2609, 2610, 2611, 2612, 2613, 2614, 2615, 2616, 2617, 2618, 2619, 2620, 2621, 2622, 2623, 2624, 2625, 2626, 2627, 2628, 2629, 2630, 2631, 2632, 2633, 2634, 2635, 2636, 2637, 2638, 2639, 2640, 2641, 2642, 2643, 2644, 2645, 2646, 2647, 2648, 2649, 2650, 2651, 2652, 26

فہرست مضامین

کوہا ہرے رنگ کے ہیں۔ اے اہل اس

سید احمد علی شاہ

السلام علیکم وعلیٰ اہل البیت

۴۴ کی میری نوزاد ۲۰۰۲ء

فقر و گناہ رسول اللہ ﷺ کی بیماریاں تھیں لیکن انہیں بھی لیا خوب ہے مرض

در سطحی عرض پیدا می‌شود:

اللہ! ہم بھی دیکھیے شہزادوں کی بہار: سو گئے گل مرا و شہزادہ! اکبرین

مقام چشت جو مرکز چشت کا مسکن و دار کاو مالی ہے اور جس کی طرف

مجلس: یہ کہ حضرت قبولہ فرمے کہ الامین اللہ بن اسلم الذمیری قلعہ میں سرور

مکتبہ کا ترجمہ: "الہامی" استعمال رضا بریلوی کے کلام

۱۰۰

یہاں سے اٹھ جائے۔

اس لئے رضا کا معنی رسول و آل رسول کا علی و اولیٰ ضرور ہے۔ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ و آلہ وسلم، ملا حظہ ہو:

اسے کہہ کر ہم! کا دروازہ ہے باز
دائم الامکان میں بندہ نواز
اسے کہہ ابراہیم جناب مصطفیٰ
ہزار بار پاک و آل و اصلا
ہر گن از متعدد جہی و امان با
از پیر حقین زما کروں دعا
کیست مولائی یا ارباب علیش
حسبنا اللہ و لنا نعم الوکیل

تقریظ جلیل

از کلمہ ۔ بناظر اہلسنت مطرقت مطلق وہ ایمان صاحب جہنمی مصباحی
مستمر ہوا کرم اعلیٰ شہید ہر وہ پوچھ لی کہ سرہ اوقاف کھس ملائے ہر

کچھ عاقبت لہ بکس اور علی علمات، مجھے والے حاسدوں کی
جانب سے سیدہ نام احمد و ملا علی، ریلوی جس اللہ تعالیٰ ملے کے، اے میں
یہ خواہ چھیلنے کی تاکم کو کٹش لی لی آپ نہ پوچھ نہ نہ تو میری یہ تو عرضی
اللہ تعالیٰ حق سے کوئی حلیہ نہ سمیت نہیں تھی نہ آپ نے بھی ہر گاہ سیدہ
مستمر ہو میری یہ تو عرضی اللہ تعالیٰ مری شان اور امت میں کچھ تحریر فرمایا ہے۔

اس نفاذ اور عقاب واقعہ پر دیکھنا اس کے ہوا اب میں مباحثہ اہلسنت
کی جانب سے کسی ایک مضامین اور عقاب کے پتے منظر عام پر آئے لیکن ہر باب
میرے تحقیق اس امر کی شدت کے ساتھ ضرورت میں کہ ہے مجھے کہ تفسیلات
رضا کا میرا ال سے مطالعہ کیا جائے اور اس پر دیکھنا کا تفصیل کے ساتھ
وہ ان جنہں ہوا اب دیکھا ہے۔

اللہ تعالیٰ تم الحمد للہ اس فرض کفایہ کی ادائیگی کا سہرا عزا و گرامی قدر
محضت علامہ مفتی محمد عابد حسین صاحب قادری نورانی مصباحی اعلیٰ اللہ حمود
مطلق اعلیٰ صوبہ ہما رکھنے کے حصہ میں آیا اور موصوف نے زبردست تلاش

جنتو کے بعد اس موضوع سے حلقہ بہت سارے علمی و تاریخی حید پاروں کو
 اکٹھا کیا پھر "کام غمیرہ یازدان امام احمد رضا" کے نام سے ان حید پاروں کو
 شائع کرنے کی سعادت حاصل کی۔

مختلف موصوفہ میر سے دو خطبہ ارشد ہیں جن پر میں فکر کرتا ہوں
 اور ان کے بعد موصوفہ ان کے بعد کی علمی و تاریخی اور تحقیقی خدمات
 چلیں گے اپنے لئے سعادت خروید کہتے ہوں۔

فقیر راقم اسطور نے حالیہ سفر کے موقع سے رسالہ حالیہ مذاکا
 بالاستیعاب مطالعہ کیا اور تحقیقی و تاریخی شواہد کی روشنی میں اس رسالہ کا تنقیدی
 جائزہ لیا تو میں اس نتیجہ تک پہنچے بغیر نہیں رہا کہ یہ رسالہ اپنے گرفتار موصوفہ
 پر اگرچہ مختصر ہے لیکن مطالعہ میں دعائی کے لحاظ سے نہایت مکمل اور جامع ہے۔

فقیر راقم اسطورہ کی رسالہ بقدر نامہ کی ترغیب پر فاضل موصوفہ کو
 محکم قلب سے مبارکباد کہتا ہے اور ان کی اور ان کے اہل و عیال کی صحت و
 سلامتی اور خیر و برکت کے لئے دعا کرتا ہے۔

حق فرمایا اللہ ہی حضرت عبدالمصطفیٰ اعظمی علیہ السلام و آلہ وسلمین کے
 مدون محرم حضرت علامہ قاضی محبوب صاحب کشنوی شہیدی سرمدی و مدون
 اللہ تعالیٰ علیہ کے کہ سب کشنوی تکریم سے توفیق ہوئی ہوگی ہے اور جب قاضی
 تکریم سے توفیق ہوئی ہوگی ہے۔

میر سے خیال میں سید امام احمد رضا اعظمی بریلوی رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ کے بارے میں سید حضور غمیرہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضل
 سے جھٹولنے سے یہ افواہ پھیلایا ہے وہی طرح تکریم سے ہوئے تاشکی میں جن کا
 میں نے حضرت قاضی صاحب کے حوالے سے ذکر کیا۔

ان باتوں کو تاریخی و تحقیقی حقائق و معارف کی روشنی میں یہ سمجھ لینا
 چاہیے کہ سید حضور غمیرہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر جن جگہ سے
 ناواقفیت و اندیشہ یا جھٹولنے کی کوئی ایادہ و ادلی نہیں ہے بلکہ وہ سواد اعظم یعنی
 جماعت اہلسنت کی وہ عظیم الشان امانت عالیہ اور رشید و ہدایت کا گرفتار
 سرنامہ ہیں جن پر جماعت اہلسنت بیحد فکر کرتی ہے۔ اور حقیقت فکر کرتی
 رہے گی۔

دعا ہے کہ رب کریم اپنے محبوب حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اور مہمل اصحاب و
 اہل بیت اور آل المہاجرین و انصاریوں پر سلطان الہند طاعت رسول حضور غمیرہ
 غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صدق و جلیل اس معجزاتی رسالہ کو قبول
 فرمائے اور سواد موصوفہ کے اہل و عیال سے سلام و صحت کی ضمانت
 لے۔ آمین ثم آمین و توفیق ادا باد۔

فقیر احمد یار محمد عبدالمعین عیسیٰ علی عنہ
 دار و حال: کشمیر، ۲۵ جون ۲۰۱۳ء

فہرست مضامین

نمبر شمار	موضوع	صفحہ
۱	انتساب	۳
۲	دریہ نقد	۳
۳	تہذیب و تمدن	۵
۴	جائزہ کرامی	۱۱
۵	تجربہ	۱۵
۶	آفاق	۱۸
۷	شاہ حضرت خلیفہ برادر امام احمد رضا	۲۱
۸	رضا کی فکر میں حضرت علوم کا مقام	۲۳
۹	حضرت خلیفہ کا مقام پیشہ سے الگ کر دیا ہے	۲۸
۱۰	بارگاہ خلیفہ میں دعائیں جلد کمال ہوتی ہیں	۳۰
۱۱	حضرت امام اہل بین الدین کی کرامت	۳۳
۱۲	ذکر برکات خلیفہ	۳۵
۱۳	دربار خلیفہ میں حاضری کی کونسی چیز	۳۸
۱۴	دربار خلیفہ میں حاضری اور وطن کرامت	۴۰
۱۵	آستانہ خلیفہ پر حاضری کا ایک اور ثبوت	۴۸
۱۶	انجیر میں امام احمد رضا علیہ السلام کی حاضری	۴۹

فہرست مضامین

نمبر شمار	موضوع	صفحہ
۱۷	دربار خلیفہ میں جواب کے ذریعہ حاضری	۵۱
۱۸	ایک ایسا سوال جس کا جواب	۵۹
۱۹	ایک ایسا سوال جس کا جواب	۶۳
۲۰	خواتین کے لئے "خلیہ کھل" بنانا	۶۶
۲۱	کلام رضائیں ذکر خلیفہ	۷۰
۲۲	خرید و بیعت	۷۷
۲۳	جواب کا دوسرا رخ	۷۹
۲۴	جواب کا تیسرا رخ	۸۲
۲۵	مدنی کی تالیف کا کتب خانہ جامعہ اسلامیہ کے قلم سے	۸۶
۲۶	آستانہ خلیفہ پر برادر امام احمد رضا علیہ السلام کی حاضری	۸۸
۲۷	حقیقت در شان خلیفہ عربیہ از رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۸۸
۲۸	انجیر مقدس میں شیخ ابوالکیر یزدانی علیہ السلام کی حاضری	۹۰
۲۹	شیخ ابوالکیر حضرت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حاضری	۹۰
۳۰	انکسار و انکسار	۹۵
۳۱	خانقاہ: محلہ آل رسول اور خیرہ کمان بنال کی مداح و شاعر	۹۳
۳۲	دعوتِ اسلامیہ	۱۰۹
۳۳	تقریر مجلس اعلیٰ اسلامیہ اہل حق و انصاف	۱۱۳